www.novelsclubb.com
عہدِ جنون
NC arts
از قلم انیقہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عہدِ جنون

از قلم

انیقہ شیخ

www.novelsclubb.com

"ڈیم اِٹ‌ٹ‌ٹ‌ٹ‌ٹ‌ٹ‌ٹ‌ٹ"

وہ اِس قدر زور سے چلائی تھی کہ پیچھے بیٹھے وہ سب ہل کر رہ گئے پیچھے مڑتے ہوئے وہ سارے اپنی جگہوں سے کھڑے ہو کر سامنے دیکھنے لگے جہاں وہ دیوار کو زور سے ہٹ کرے اب سیڑھیوں کی طرف برق رفتاری سے بھاگ رہی تھی۔ وہ سارے بھی بنا کچھ بولے اُس کے پیچھے بھاگے۔

دو تین سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نوال کو یہ سیڑھیاں اتنی بھاری لگ رہی تھی کہ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چھلانگ لگا دے۔ تیزی سے بھاگتے ہوئے اُس کے تاثرات حد درجہ سخت تھے۔ آگے نوال اور پیچھے سب کو بھاگتا دیکھ سارے لوگ اپنا کام چھوڑے اُنھیں دیکھنے لگے۔۔ ماحول میں یک دم تناؤ پیدا ہوا ہر آنکھ تجسس کا شکار فقط نوال پر نظر جمائے ہوئے تھی جس کے تاثرات سخت سے سخت تر ہوتے

جارہے تھے۔اُس کے آخری سیڑھی پر پہنچ کر جیکٹ سے گن نکالنے پر وہاں موجود سب کو سانپ سونگھ گیا جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا پر وہ بغیر کسی طرف بھی دیکھے گیٹ کی جانب دوڑی سب کو حیرت میں ڈھال کر رر۔۔

راز کُھلنے والا تھا سب پر ایک ایسا راز جس سے سب بے خبر تھے جو کُھلنے کے بعد سب کو حیرت میں ڈبونے والا تھا۔۔

شام کے سائے ڈھل چکے تھے اور رات کی چاندنی اُفق پر ڈیرا جمائیں چاند اور تاروں کو جگمگا گئی تھی سرد ہوا مانو اسلام آباد کا لازم و ملزم بن گئی تھی بغیر کوئی وقفہ لیے وہ اپنی رفتار بڑھائے جا رہی تھی۔ جس کی خنک اُس سے کچھ دور راولپنڈی کی سرحدوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔

اسلام آباد کی لمبی پر سکون سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے وہ کار کو راولپنڈی کی حدود میں تھوڑی دیر پہلے ہی داخل کر چکا تھا، راولپنڈی کی تمام رونقوں کو فل وقت پس پشت ڈھال کر ایک سنسان جگہ دیکھے تو اِس جما دینے والی ہواؤں کی پرواہ کیے بغیر وہ سیاہ جینز، سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی لیدر کی جیکٹ پہنے پچھلے پندرہ منٹ سے بلیک کار

سے ٹیک لگائے کھڑا سامنے نظر آتے ہیڈ کوارٹر کے بورڈ کو گھور رہا تھا۔ہاتھ ہنوز جیکٹ کی جیبوں میں گم تھے۔

مزید پانچ منٹ سرکنے کے بعد اُس نے جیکٹ سے ہاتھ نکال کر گھڑی میں ٹائم دیکھا جو سات بیس بجا رہی تھی میٹنگ سات بجے کی تھی مطلب وہ پندرہ بیس منٹ ضائع کر چکا تھا اور اس بات سے اندر موجود سارے آرمی آفیسرز باخوبی واقف تھے کہ میجر سنان خان انتہائی سکون سے کار سے ٹیک لگائے وقت ضائع کرنے میں مصروف ہے۔

"گریٹٹٹٹ۔"

www.novelsclubb.com

طنزیہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ ٹیک چھوڑے سیدھا کھڑا ہوا سر پر بندھی بڑی سی پٹی کی جگہ اب چھوٹی سی سفید پٹی لگی تھی جو صرف زخم کو چھپائے ہوئے تھی جیکٹ کو جھٹکتے ہوئے اُس نے پھر نفرت آنگیز نظر ہیڈ کوارٹر پر ڈھالی اور لب بھینچے اندر بڑھ گیا۔

جس جگہ کو ہر ایک فوجی پیار، محبت سے دیکھا کرتا تھا۔ کوئی تو وجہ ہو گی جو میجر سنان خان اُسے نفرت سے دیکھا کرتا تھا۔ کوئی تو خاص وجہ ہو گی اِس نفرت کی مگر کیا؟؟

سیاہ سرد نگاہوں کے ساتھ وہ جبڑے بھینچے ناک کی سیدھ اپنی مخصوص چال چل رہا تھا تھوڑی دور کھڑے جوان جو کہ اُس سے نیچلے عہدے پر فائز تھے اُسے

آتا دیکھ سر پر ہاتھ لے جاتے ہوئے سیلوٹ کر رہے تھے مگر وہ کسی طرف بھی دیکھے بغیر سرد تاثر لیے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

ایک ہاتھ سے موبائل پر آئی میل دیکھے وہ یہاں کی ہر چیز سے بیگانہ تھا بغیر دستک دیے نوب کو گھمائے وہ بڑے سے میٹینگ روم کا دروازہ کھولے دھڑلے سے اندر بڑھ گیا جہاں کافی تعداد میں اُس سے بڑے عہدے پر فائز آفیسرز براجمان تھے۔

"اسلام وعلیکم سر۔۔۔" اُسے آتا دیکھ بہت سے چھوٹے عہدے والے آفیسر نے کھڑے ہوتے ہوئے سیلوٹ کیا جس کا اُس نے سر کو خم دیتے ہوئے جواب دیا۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" وہ خود بھی بیزاریت سے آفیسرز کو سر تک ہاتھ لے جاتے سیلوٹ کر گیا۔ بڑی سے ٹیبل کے دائیں بائیں قطار کی صورت کرسیاں لگی تھیں اور بالکل سامنے دو سربراہی کرسیاں تھی جن پر کرنلز براجمان تھے۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ میجر سنان بیٹھیے۔" کرنل دمیر کے تحمل سے کہنے پر وہ سفید ماربل کا فرش پار کیے ان کے ساتھ رکھی اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا آنکھوں کا سرد پن اب بھی واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

"میجر سنان نے جس طرح گزشتہ کیس ہینڈل کیا ہے اُس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔۔اِس بہادری کے لیے ہم سب کو سنان خان پر فخر ہونا چاہیے۔سنان ویل ڈن مجھے امید ہے آگے بھی آپ ہمیں کبھی مایوس نہیں لوٹائے گے۔"

پہلی بات وہاں موجود سب کو دیکھتے ہوئے اور دوسری بات سنان کو دیکھے کرنل فاروق سر اُٹھائے ٹھہر ٹھہر کر بولے۔وہاں موجود سب ہی سنان کی قابلیت سے بے خبر نا تھے سب نے فخریہ نظروں سے سنان کو دیکھا جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔

"انشاءاللہ۔۔۔سنان خان اللہ کی مدد سے کبھی اِس ملک پر آنچ نہیں آنے دے گا۔۔اِس ملک کو مایوس کبھی نہیں لوٹائے گا۔"مضبوط لہجے میں اِس ملک پر زور دیتے ہوئے وہ سامنے بیٹھے کرنل فاروق کو بہت کچھ جتا گیا۔

"انشاءاللہ۔۔۔ناؤ لیٹس سٹارٹ دی میٹنگ۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جہاں سب توجہ سے کرنل فاروق کو غور سے سُننے کے لیے سیدھے ہوئے وہیں سنان سکون سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا، ہاتھوں کو باہم ملائے وہ قدرے ضبط سے سامنے دیکھ رہا تھا ماتھے پر بل بریفنگ کے ساتھ ساتھ بڑھتے جا رہے تھے کرنل دمیر کی پرسوچ نظریں اُسی کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

کرنل فاروق وہاں موجود سب آفیسرز کو ایک ایک کر کے اُن کی ڈیوٹیز بتا رہے تھے جسے سُن سب آفیسرز کی گردن جوش سے ہاں میں ہل رہی تھیں۔ سنان سرد نظروں سے سب آفیسرز کی ڈیوٹیز تحمل سے سُن رہا تھا کرنل کے خاموش ہونے پر وہ ٹیک چھوڑے سیدھا بیٹھا مگر اُس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے کرنل دمیر خود بولنا شروع ہو گئے۔

"چونکہ سنان خان ایک بڑے کیس سے غازی بن کر لوٹے ہے اِس لیے اِن سب میں سنان کی کوئی ڈیوٹی نہیں ہو گی۔۔" کرنل دمیر کی نظریں سنان کے علاوہ سب پر تھی جبکہ وہ اُن کے علاوہ کسی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

"ایک دوسرا کیس جس کے متعلق ہم سب جانتے ہیں وہ سنان اور ایک نہایت قابل کیپٹن کے ہینڈ آور ہو گا۔اِز ایوری تھیگ آل رائٹ۔"

ہلکا سا ہاتھ ٹیبل پر کھٹکھٹاتے اُنھوں نے پھر سب کو دیکھا سنان کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی اُنھوں نے اب بھی نہیں کی تھی کیونکہ اُس کی آنکھوں کا سرد پن اُنھیں اُن کے ماضی کے پنے یاد کروا بیٹھتا تھا کچھ لمحے ہلکی پھلکی بات چیت کے بعد پھر کرنل فاروق نے سب کو متوجہ کیا۔

”تو پاک فوج کے جوانوں تیار ہو۔۔“اُن کی جوش سے بھرپور آواز پورے روم میں گونجی۔

”تیار رہے۔۔“اُن سے بھی زیادہ جوشیلی آواز آفیسرز کی گونجی تھیں جن میں سنان کی آواز قطعاً شامل نا تھی۔

سرد آنکھیں مزید سرخی مائل ہوچکی تھیں مُٹھیوں کو سختی سے بھینچے وہ خود کو کچھ بھی بولنے سے باز رکھا ہوا تھا مگر وہ خود کو زیادہ دیر تک رُوک ناپایا ٹیبل پر دھرے ہاتھوں کو سختی سے باہم ملائے اُس نے کرنل فاروق کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑی۔

"جی پاک فوج ایک بار پھر اپنے ہی ملک کی عوام کو بیوا قوف بنانے کے لیے بڑے دھڑلے سے تیار ہے۔"نہایت نفرت زدہ طنزیہ لفظوں کی آواز وہاں موجود سب کو سکتہ میں ڈھال گئی۔

"سنا ننننن خان جانتے بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارے وہ دھاڑتے ہوئے کھڑے ہوئے مگر سنان اب تک بیک سے ٹیک لگائے تحمل سے بیٹھا تھا آنکھوں کی سرخی بڑھتی ہی جا رہی تھیں۔

"تاریخ گواہ ہے کرنل صاحب۔"ٹیک چھوڑے اُس نے ضبط سے دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں بھینچی۔

”سچ کی خطرناک چنگاری سامنے والے کو جھلسا جاتی ہے۔“ بے خوفی سے اُن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے وہ کہتے ساتھ کرسی پیچھے دھکیلے روم سے باہر نکل گیا اُس کے پیچھے ہی کرنل دمیر تیزی سے بھاگے۔

پیچھے کرنل فاروق ماتھے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھے سنان کی آنکھیں اُنھیں پوری طرح گھبرانے پر مجبور کر گئیں اُس کے انداز اُنھیں بالکل ٹھیک نہیں لگ رہے تھے تھوک نگلتے وہ انتہائی ضروری کال کرنے روم سے باہر نکل گئے۔

”سنان رُکو بات سنو میری۔“ کرنل دمیر کی کڑک آواز پر اُس کے راہداری میں چلتے قدم روکے جبڑے بھینچے وہ سنجیدگی سے پیچھے مڑا۔

”بغیر کچھ بولے میرے روم میں آؤ۔“ سختی سے کہے وہ اپنے روم میں چل دیے پیچھے سنان کو بھی ناچاہتے ہوئے اُن کے پیچھے قدم لینے پڑے۔

www.novelsclubb.com

”سر میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے اُس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے اُس کی آنکھوں کی سرخی سے مجھے لگتا ہے کہ ماضی پھر ہمارے سامنے نا آجائے۔“مضبوطی سے موبائل پکڑے وہ لڑکھڑائے ہوئے لہجے میں بولے اُن کی بات سُن سامنے والے شخص کا زوردار قہقہہ گونجا۔

”ہاہاہاہا۔آنے دو ماضی کو سامنے کیونکہ اِس کا اختتام تو وہی ہوگا جو ماضی میں ہو چکا تھا۔“سامنے کال پر موجود شخص کو سکون سے دیکھ اُنھیں حیرت ہوئی۔

”پر سر پھر بھی۔“

www.novelsclubb.com

”ششش خاموش۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔!! ساری تیاریاں مکمل ہے نا۔؟“اُن کی بات سامنے شخص نے بہت زور سے کاٹی اور نہایت سنجیدگی سے سوال کر ڈھالا۔

”جی سر سب مکمل ہے۔“

”ٹھیک ہے پھر بات ہوتی ہے اللہ حافظ۔“بغیر اُن کی بات سنے وہ شخص کال کاٹ گیا موبائل سامنے کیے اُنھوں نے شدت سے دُکھتا سر ہاتھوں میں تھاما۔

----

www.novelsclubb.com

پورے روم میں خاموشی کا راج جما تھا کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اِس کمرہ میں دو وجود موجود بھی ہیں لگتا بھی کیسے دونوں منہ پر بندھ باندھے خاموشی سے بیٹھے الفاظ ترتیب دے رہے تھے۔ کرنل دمیر اپنی کرسی سنبھالے خاموشی سے سامنے بیٹھے سنان کو دیکھ رہے تھے جو بغیر کسی تاثر کے سامنے دیوار پر لگی اپنے ملک کی خوبصورت تصاویر کو تکنے میں مگن تھا۔

"سنان خان میں نے اِسی لیے تمھیں اُس معاملہ سے دور رکھا ہے کہ تم اپنے آپے سے باہر نا ہو جاؤ مگر تم۔" خاموشی میں دمیر صاحب کی آواز گونجی تو سنان کی نظروں کا ارتکاز ٹوٹا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ کو ایسا لگتا ہے کہ اُس معاملہ سے دور رکھ کر مجھے خاموش کیا جا سکتا ہے تو یہ آپ کی سب سے بڑی بھول ہے۔" اپنی سرخ آنکھوں کو اُن کی آنکھوں میں گاڑے وہ صاف گوئی سے کہہ گیا۔

"یاد رکھیے گا ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ہے سنان خان اب وہ سب کبھی کسی حال میں نہیں ہونے دے گا" سرخ آنکھوں میں جنون پھر ٹھاٹے مارنے لگا کرنل دمیر نے اُسے دیکھ لمبی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو میجر۔۔ تحمل سے میری بات سنو.. یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ ہمارے صرف ایک کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا.. تم جانتے ہو ہم اکیلے اِس جنگ میں کبھی کامیاب نہیں ہو پائے گے۔" سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے وہ ٹھرے

ہوئے لہجے میں بولے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنی بات سے سامنے بیٹھے میجر کو طیش دلا گئے ہیں۔

"کیا مطلب ہے آپ کا کرنل صاحب۔۔یہ بات آپ بھی جانتے ہے اور میں بھی کہ سنان خان اِس جنگ کو فتح کر کے ہی چھوڑے گا چاہے میرے سامنے کوئی بھی کھڑا ہو جائے۔۔آئی ڈونٹ کیئر۔" کرسی کو پیچھے دھکیلے وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا ہوا دھاڑا۔دمیر صاحب اُس کے جوشیلے پن پر سر تھام کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"اور ایک اور بات آپ میرے ساتھ نا بھی ہو تب بھی یاد رکھیے گا میں اکیلا نہیں ہو کیونکہ میں جانتا ہو میرے ساتھ میرا اللہ ہے۔اور جس کے ساتھ اللہ ہو اُسے وقتی سہاروں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔" بے خوف اور مضبوط لہجہ سنان خان کے لہجے میں خوف اور لڑکھڑاہٹ کی ایک رمق بھی نا ہوتی تھی۔

”آہہ سنان میں کیوں تمھارے ساتھ نہیں ہوگا میں تو پہلے بھی اُس جنگ میں ساتھ دینا چاہتا تھا اور اب بھی مگر میں کیا کرو مجھ میں نا پہلے اُن جیسی بے خوفی تھی اور نا اب تمھاری جیسی ہے۔“ خاموشی سے اُس کے چہرے پر نظر جمائے وہ دل کی بات زبان پر نالا پائے۔

”پانی پیو وو۔“ لمبی سانس اندر کھینچے اُنھوں نے گلاس اُس کی طرف کسکا یا جو شکوہ کناں نظریں اُن پر جمائے کرسی پر بیٹھتے ہی پانی کو حلق میں اُتار گیا۔

(حال)»»»»»»»»

آخری سیڑھی پر پہنچ کر گن نکالنے پر وہاں موجود سب کو سانپ سونگھ گیا جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا مگر وہ کسی طرف بھی دیکھے بغیر گیٹ کی طرف دوڑی، فُرتی سے مین گیٹ کھولے اُس نے دو تین سیڑھیوں کو نظرانداز کیے سڑک پر چھلانگ لگائی۔بے چینی سے ارد گرد نظر دوڑانے پر اُسے تھوڑی دور دو نقاب پوش نظر آئے جن کے ایک ایک ہاتھ میں گن اور چھری تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر وہ منظر جو اُس کی آنکھوں کو حد درجہ طیش دلا گیا وہ تھا اُن نقاب پوش کی قید میں وہ لڑکی جس کے منہ پر بے دردی سے ٹیپ لگائی گئی تھی آنسو سے تر چہرے اور کپکپاتے وجود کے ساتھ وہ خود کو چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

مگر اُن نقاب پوش کے سامنے اُس کی جدوجہد بے کار جا رہی تھی۔اِرد گرد بہت سے لوگ خوفزدہ نظروں سے اُن نقاب پوش کے ہاتھ میں موجود ہتھیار کو دیکھ رہے تھے مگر کوئی بھی لڑکی کو بچانے آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔

جبڑے بھینچے وہ برق رفتاری سے اُن کی طرف دوڑی آواز نکالنے کی غلطی اُس نے بلکل بھی نہیں کی تھی مگر پیچھے سے آتی لوگوں کی آواز پر وہ متوجہ ہو چکے تھے گن لوڈ کرتے ان میں سے ایک نقاب پوش پیچھے مڑا سامنے نوال کو بھاگتا دیکھ وہ گن والا ہاتھ سامنے کر گیا۔

”لڑکی جان پیاری ہے تو غلطی بھی نہیں کرنا پیچھے آنے کی۔“

ٹھیک اُس کے اوپر گن تانے وہ دھاڑا نوال کے ہاتھ میں موجود گن ابھی اُس کی نظروں سے اوجھل تھی چونکہ اتنی عوام کے بیچ بغیر کسی ٹھوس وجہ کے وہ گن استعمال نہیں کر سکتی تھی اِسی لیے وہ سہولت سے گن جیکٹ میں چھپا گئی دوسرا نقاب پوش بھی چوکنے ہو کر رُک چکا تھا مگر وہ لڑکی اب بھی اُس کی قید میں تھی۔

”شرافت سے یہ گن نیچے کرو ورنہ ایسا ٹرپو گے کہ مانگنے سے بھی موت نہیں ملے گی۔“ وہ جو سامنے کھڑی لڑکی کو کوئی معمولی لڑکی سمجھ رہے تھے اُس کا لہجہ دیکھ ہلکا سا بوکھلا گئے۔

"ہاہاہاوپسسس ہم تو ڈر گئے... ہاہالڑکی یہ کھیل نا کہیں اور جا کر کھیلو.." ہنستے ہوئے پیچھے کھڑا نقاب پوش اُس لڑکی کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا دو قدم آگے بڑھتے ہوئے وہ اپنے ساتھی کے پاس آیا۔

"بلکہ کہیں اور کہاں اب تم ہمارے ساتھ ہی جاؤ گی ایک سے بھلی دو۔۔اچھا ہے بوس بھی خوش ہو جائے گے کیوں چھوٹے۔"

ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مارتے وہ دونوں ایک قدم نوال کی طرف بڑھے دونوں کو اپنی طرف آتا دیکھ نوال نے پیچھے کھڑی لڑکی کو اشارہ کیا جو فوراً لوگوں کے ہجوم کی طرف بھاگی مگر سارے بے حس لوگ تھے کوئی اُسے سہارا دینے آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔لوگوں کو گھورتے ہوئے اسفند بیگ آگے بڑھ کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیر گئے اور اُسے لیے مسز اسفند کی طرف بڑھے جو فوراً اُسے گلے لگا گئی۔

''اوکے ازیوروش۔۔۔لے چلو'' عجیب انداز میں ہنستے ہوئے نوال نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

ہاتھ آگے بڑھانے پر اُن دونوں نقاب پوشوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے آگے بڑھے یہی اُن کی سب سے بڑی غلطی تھی نوال نے ایک جھٹکے سے ایک کا ہاتھ بے دردی سے مڑوڑا اور دوسرے کے پیٹ میں وہ اپنا جو گرز میں مقید پیر مار چکی تھی زور سے پیر لگنے پر وہ بیچارہ بلبلا گیا جبکہ دوسرا اب تک تڑپتے ہوئے خود کو چھوڑانے کی جدوجہد میں تھا۔

”تیری تووووو۔“خود کو سنبھالتے ہوئے وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے پھر نوال کی طرف بڑھا مگر وہ اُسے خود تک پہنچنے سے پہلے ہی دوسرے نقاب پوش کو اُس کی طرف زور سے دھکا دے گئی نتیجتاً دونوں زور سے زمین پر جا گرے۔

”چچ کیا ہوا ہاپ کیوں رہے ہو؟ لے چلوں نا مجھے اپنے ساتھ۔“قدم اُن کی طرف بڑھاتے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر اُن کے قریب بیٹھی۔

”اب میں پہنچاؤں گی تم جیسے جانوروں کو تمھارے اصلی گھر۔“

ایک دوسرے کے اُوپر گرے دونوں کے بال مٹھیوں میں جکڑ کر اُس نے جھٹکے سے دونوں کے سر ایک دوسرے کے سر میں مارے ایک بار پھر دونوں چکرا کر رہ گئے اتنا تو وہ جان گئے تھے کہ سامنے لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔

''آہ بسس بہت ہو گیا تیری تو۔۔''

تیزی سے گن نکالے اوپر گرا نقاب پوش سیدھا ہوا مگر سامنے کا منظر دیکھ اُس کے ہاتھ سے گن تیزی سے زمین پر گری۔سامنے نوال سپاٹ چہرے کے ساتھ اُن پر گن تانے کھڑی تھی۔زمین پر لیٹے نقاب پوش نے تیزی سے گن اُٹھانے کی کوشش کی مگر نوال گن پر دھرا اُس کا ہاتھ اپنے جوگرز کے نیچے دبا گئی۔

"مجھے نہیں لگ رہا یہ کوئی معمولی چیز ہے پولیس کا معاملہ لگ رہا ہے بہتری اِسی میں ہے کہ دوڑ لگا دے.. اگر پکڑے گئے تو ہو گیا کام۔" اپنی سوچ پر عمل کرتے ہوئے اُس نے نیچے گرے اپنے ساتھی کو آنکھ سے اشارہ کیا جو فوراً متوجہ ہوا تھا۔

سردہوا مزید زور پکڑ چکی تھی آس پاس کھڑے لوگ دور کھڑے تماشائی بنے ہوئے تھے نوال نے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن لوڈ کی نشانہ دونوں کی طرف تھا دونوں کو اپنی موت اپنے بہت قریب نظر آئی اُنھیں دیکھ اتنا تو معلوم ہو رہا تھا کہ وہ جرم کی دنیا میں نئے نئے ہیں۔

نوال کی اُنگلی ٹریگر پر جاتی دیکھ دونوں نے تھوک نگلا اور پہلے والے نقاب پوش نے تیزی سے دوڑ لگا دی اُسے دیکھ دوسرے نے بھی اپنے دوسرے ہاتھ سے نوال کا پیر ہٹا کر بھاگنا چاہا پر نوال نے اُس کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اُس کے بال زور سے

کھینچے اور ہاتھ میں موجود گن کی نوک ٹھیک اُس کے سر پر ماری خون کی ایک لہر اُس کے سر سے بہنے لگی۔

اُس کے بال مٹھیوں میں ہی جکڑے نوال نے سیدھا بھاگتے ہوئے نقاب پوش کے پیر پر دور سے ہی نشانہ باندھا جو ٹھیک اُس کے الٹے پیر پر جا کر لگا۔۔ گولی کی خطرناک آواز پر سب سانس روکے کھڑے رہ گئے اور وہ نقاب پوش زمین پر لڑکھڑایا۔

پوری سڑک پر موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا ہر ایک پوری آنکھیں کھولے سامنے منظر پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ ہونٹوں کو سختی سے بھینچے اُس نے پھر ٹریگر پر دباؤ ڈھالا مگر وہ نقاب پوش شاید بہت ہی کم ہمت تھا ایک ہی گولی پر زمین پر گرے کراہنے لگا۔

دوسری طرف سب سمیت نوال کا دیہان بھی اپنے ساتھی پر دیکھ اُس نے سر میں اُٹھتی ٹھیس کو نظرانداز کیے آس پاس نظر دوڑائی تو اُسے تھوڑی ہی فاصلے پر اپنی مطلوبہ چیز نظر آگئی نوال کا ہاتھ اب بھی اُس کے بالوں کو سختی سے جکڑے ہوئے تھا۔ ہاتھ کے بل اُونچا ہوتے ہوئے اُس نے پاس ہی گرا بڑا سا پتھر اُٹھایا اور بغیر وقت ضائع کیے نوال کے سر پر وار کیا۔

تھوڑا آگے وہ کھڑے ہونے کی پوری کوششوں میں تھا مگر خون بہہ جانے کی وجہ سے چل پانا بے حد مشکل تھا۔ بے دھیانی میں پتھر لگنے سے ایک ٹھیس اُٹھی تھی نوال کے سر میں اور اُس کے ہاتھ کی گرفت ہلکی سے ڈھیلی ہوئی۔

گرفت ڈھیلی ہونے پر وہ فوراً سے کھڑا ہو کر بھاگنے لگا مگر اُس کے دو قدم بھی بڑھانے سے پہلے وہ اپنا درد بُھلائے اپنا پیر اُس کے پیر میں اُلجھا گئی نتیجتاً وہ پھر منہ

www.novelsclubb.com

کے بل زمین بوس ہوا۔زخمی سر ایک بار پھر زمین پر لگنے سے دلخراش چیخ اُس کے منہ سے نکلی سر کے ساتھ اب ناک سے بھی خون کی لہر بہنے لگی تھی۔

نوال کے سر پر نمایاں خون دیکھ اسفندبیگ تڑپ کر آگے بڑھے قدموں کی چھاپ پر اُس نے گردن موڑی اتنا تو اُسے معلوم تھا کہ پیچھے آنے والا شخص کون ہے گن کو جیکٹ کی جیب میں گھسائے اُس نے فقط ایک اشارہ کیا تھا اسفندبیگ کو اور وہ فوراً اُلٹے قدم پیچھے بھاگے۔

www.novelsclubb.com

انتہائی نفرت زدہ نظروں سے نیچے گرے نقاب پوش کو گھورے وہ مضبوط قدم سے اُس کی طرف بڑھی اُسی وقت نیچے گرے وجود میں بھی حرکت ہوئی اور اُس نے کراہتے ہوئے سیدھا ہونا چاہا مگر اُس کے ملنے سے پہلے ہی نوال اُس کے دونوں ہاتھوں کو جکڑ چکی تھی۔

"آہ چھوڑ دو مجھے۔۔جانے دو پلز۔" سر کو بامشکل اوپر اُٹھائے اُس نقاب پوش نے ہلکی سی مزمت کی جو کہ نوال کے زور سے جھٹکا دینے پر چیخ میں بدل گئی۔

"ہوئی نا تکلیف۔۔پر افسوس یہ تکلیف اُس تکلیف کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اُس لڑکی کے دل پر گزری ہے۔" سرخ آنکھوں سے غراتے ہوئے اُس نے اسفند بیگ کی لائی گئی رسی سے اُس کے دونوں ہاتھ اور پیر کو مضبوطی سے باندھا۔

"قسم خدا کی تب تک تڑپاؤ گی تم دونوں کو جب تک اُس لڑکی کی تکلیف کا مداوا نا ہو جائے۔" اپنا ایک گھٹنا اُس کے پیچھے بندھے ہاتھوں پر جمائے اُس نے پھر اُس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بالوں کو بے دردی سے کھینچتے ہوئے سر زمین پر مارا۔ایک چیخ پھر اُس نقاب پوش کے حلق سے برآمد ہوئی۔

”آہ پلززز چھوڑ دو ہماری غلطی نہیں ہے ہمیں تو وو۔“

”آبے اوئے دماغ ٹھیک ہے منہ بند رکھ۔“

اُس کی تڑپتی آواز کو دوسرے نقاب پوش نے چیخ کر توڑا اپنا گھٹنا پکڑے وہ زمین پر آدھا کھڑا اور آدھا بیٹھا تھا کھڑے ہونے کی کوشش میں وہ پھر زور سے زمین پر گر رہا تھا۔درد کی شدت میں بھی اُس نے اپنے ساتھی کا منہ بند کروا دیا۔

دوسری طرف تجسس سے سُنتی نوال کے سر پر آواز کا گلہ گھٹنے سے بے شمار بلوں کا اضافہ ہوا جھٹکے سے اُس کا سر چھوڑے وہ کھڑی ہوئی گھورتی ہوئی نظریں گلی کے بیچوں بیچ پیر پکڑ کر کراہتے نقاب پوش پر تھی۔

ہاتھوں کو جھاڑے وہ اپنے قدم اُس کی طرف بڑھانے لگی نوال کے بڑھتے قدموں کے ساتھ اُس نقاب پوش کو اپنی موت اپنے قریب آتی ہوئی محسوس ہوئی اُس کے حد درجہ سخت تاثرات اور آنکھوں کی تپش دیکھ اُس نے ڈرتے ڈرتے تھوک نگلا۔

"دیکھو دور رہنا مجھ سے تم جانتی نہیں ہو کون ہو میں۔"

بیٹھے بیٹھے ہی خود کو پیچھے کی جانب کھسکائے اُس نے پھر گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا چاہا مگر پھر ناکام زور سے زمین پر گرا اُس کے بالکل سامنے کھڑے ہوئے وہ اپنے قدم روک چکی تھی۔

”مجھے کوئی شوق نہیں یہ جاننے کا کہ تم کون ہو۔۔پر ہاں اب تم بہت اچھے سے جانو گے کہ نوال اسفندبیگ کس بلا کا نام ہے۔“

زرا سا جھکتے ہوئے اُس نے اُس کے منہ پر زور سے تھپڑ جڑا خاموش زدہ ماحول میں کڑاکے دار آواز گونجی ابھی وہ سنبھلا بھی ناتھا کہ وہ مزید دو تین تھپڑ پے در پے اُس کے چہرے پر لگا گئی۔اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنا سارا غصہ اِس شخص پر نکال ڈھالے۔

www.novelsclubb.com

تھپڑوں کی گونج دور تک لوگوں کو سُنائی دی جو حیرت زدہ نظروں سے نوال کو تک رہے تھے کچھ رشتے داروں کی حیرت بھری نظریں اسفندبیگ پر بھی تھی جن کا سر فخر سے بلند تھا پھر نوال کا اشارہ پائے وہ پاس رکھی رسی اٹھائے اُس کے پاس دوڑے۔

"اِس منہ سے اپنے ساتھی کا منہ بند کروایا تھا نا اب تمھارے اِس گھٹیا منہ سے میں سچ سنوگی۔" اُس کا گریبان پکڑ کر تھوڑا اوپر اُٹھائے اُس نے زور سے اُسے زمین پر دھکا دیا۔

اپنے بچاؤ کے لیے وہ اپنے ہاتھ پیر مار رہا تھا مگر نوال اُس کی ہر مزمت کو ناکام بنائے اُس کے دونوں خون سے بھرے ہاتھ بے دردی سے باندھ چکی تھی زمین پر بھی اُس کے پیر سے نکلا خون نمایاں تھا۔ کالر کو پکڑتے ہوئے اُس نے اُسے ویسے ہی زمین پر گھسیٹ کر اُس کے دوسرے ساتھی کے پاس لا کر پٹکا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”چلواب جلدی سے منہ کھولو کس کے کہنے پر یہ سب کر رہے تھے۔۔کون ہے تمھارا بوس۔۔کیا مقصد تھا اُس لڑکی کو اُٹھانے کا“گن کی نوک پر ہاتھ پھیرے وہ شدید غصہ خود میں بھرے اُن کے ارد گرد گھومنے لگی۔

”تمھیں کیا لگتا ہے یہ سب کرو گی تو ہم تمھیں بتا دے گے۔۔نیور پیر پر کیا دل پر گولی مار لو پر ہم منہ نہیں کھولے گے۔“نوال کے قدم کو بریک لگی تھی گن کی نوک پر پھونک مارتے وہ طنزیہ ہنسی،نقاب پوش کی پُر اعتمادی نے اُسے متاثر کیا تھا چلو کوئی تو وفادار نکلا۔

”آی لائیک اِٹ بَٹ آئی ڈونٹ لائیک یور کرائم..!!دائٹس وائے بی ریڈی“

اُس کا منہ پکڑ کر کھولتے ہوئے اُس نے گن کی نوک اُس کے منہ میں ٹھونسی اُس کے ساتھی کے چہرے پر رقم خوف وہ دیکھ چکی تھی جس کی آنکھیں خوف سے تر تھیں۔

"زیڈ کے۔۔زیڈ کے نام ہے اُن کا۔۔اِس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے۔۔ پلز اِسے چھوڑ دو ویسے ہی اُس کے پیر پر گولی لگی ہے۔"

یکدم سناٹا چھایا تھا فضا میں نوال کو اپنا سارا جسم لرزتا ہوا محسوس ہوا گن والا ہاتھ تیزی سے پہلو میں گرا۔وہ دونوں نقاب پوش آپس میں لڑ رہے تھے مگر وہ۔۔وہ تو کہیں اور ہی تھی کہیں بہت پیچھے کسی جان لیوا ماضی میں جس کی جھلک اُس کے چہرے پر تاثرات کی صورت نمایاں تھی۔اُس کے سُن ہوتے دماغ میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی (زیڈ کے)۔

پُشت کو کرسی سے ٹکائے وہ کافی وقت سے اُسے گھور گھور کر عاجز آ چکے تھے جو ڈھیٹوں کی طرح کرسی پر بیٹھے خاموشی سے کبھی موبائل تو کبھی پورے روم کا جائزہ لینے میں مصروف تھا، بغیر اجازت یہاں سے جا بھی نہیں سکتا تھا اور اپنی ماں کے علاوہ کسی سے اجازت لینا تو سنان خان نے کبھی سیکھا ہی نا تھا۔

”سنان سدھار لو خود کو مجھے ڈر ہے تمھارا یہ ایٹیٹیوڈ تمھیں یہاں سے ریٹائر نا کروا دے۔“ کرسی پر جھولتے ہوئے وہ بلا آخر خود ہی دانت پیستے ہوئے بول پڑے۔

"سیریسلی۔"موبائل پر سے نظر ہٹائے ایک ائیر واچکائی گئی تھی اور پھر وہ موبائل ٹیبل پر پٹک گیا۔

"کیا واقعی آپ کو لگتا ہے مجھے یہاں سے نکالا جا سکتا ہے۔؟"کرسی سے تھوڑا آگے ہو کر ہاتھوں کو باہم ملائے وہ سامنے کرنل سے محوِ سوال تھا کرنل دمیر نے آنکھیں گُھماتے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سنان تمھارا یہ روڈ بیہیو سب کرنلز کو طیش دلا رہا ہے.. تم شاید بھول رہے ہو اُن کا صرف ایک ارڈر تمھیں یہاں سے ریٹائر کروا سکتا ہے۔"ماتھے پر بل ڈھالے وہ کرسی سمیت آگے کھسکے۔

”آہاں کرنل صاحب آپ شاید بھول رہے ہیں،سنان خان کا فقط ایک بیان اِس پوری فوج کو عرش سے فرش پر لا پٹکنے کی طاقت رکھتا ہے۔“کرنل دمیر کی طرح وہ بھی کرسی کو آگے کھسکائے ٹیبل پر کھنیاں ٹکائے مضبوط لہجے میں بولا۔

”ہاں مگر سنان تم جتنا آسان سمجھ رہے ہو یہ سب۔“

اُن کی پُرسوچ آواز کو موبائل کی چنگارتی ہوئی بیل نے توڑا سنان پر سے نظر ہٹائے اُنھوں نے موبائل پر سرسری سی نظر دوڑائی مگر سامنے جگمگاتا نام دیکھ وہ فوری طور پر کال اُٹھا گئے۔

”دیٹس گریٹ..!!میں بذات خود دس منٹ میں وہاں پہنچ رہا ہو۔“

ہڑبڑی میں موبائل کو کان پر ہی لگائے وہ فوراً کھڑے ہو کر اپنی گن اور کیپ وغیرہ اُٹھانے لگے سنان کی کھوجتی ہوئی نظریں اُنھیں پر ٹکی تھیں۔

''سنان لیٹس گو..!! تمھاری خلائی مخلوق والی عجیب ڈرائیونگ کی آج اشد ضرورت ہے۔''موبائل پر لوکیشن اون کرے وہ گیٹ کی جانب دوڑے پیچھے سنان نے آنکھیں چھوٹی کیے اُنھیں گھورا۔

''اِسے میں اپنی تعریف ہی سمجھوں گا کرنل صاحب کیونکہ کسی بُرائی کی خصلت سنان خان میں پائی جانا ناممکنات میں سے ہیں۔''

کرسی پر بیٹھے ہی اُسے پیچھے دمیر صاحب کی طرف موڑے وہ سنجیدگی سے کندھے اُچکا گیا۔وہ جو اُسے ہی دیکھتے گیٹ کھولنے لگے تھے اُس کے آواز پر نفی میں سر ہلانے لگے۔

”جی مسٹر پرفیکٹ اب چلے..دیر ہو رہی ہے ہمیں۔“

دانت کچکچاتے ہوئے وہ قدرے تپے ہوئے لگ رہے تھے وہ یہ بھی جانتے تھے کہ دس منٹ میں راولپنڈی سے اسلام آباد فقط سنان خان ہی اُنھیں پہنچا سکتا تھا سنان کے ہونٹ فقط ہلکے سے مسکراہٹ میں ڈھلے اور وہ فوراً مسکراہٹ چھپائے اُن کی طرف بڑھ گیا۔

"خیر جانا کہاں ہے؟؟ کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائے میں سنبھال لوگا۔" دمیر صاحب کی گھورتی ہوئی نگاہ خود پر دیکھ وہ سنجیدگی سے گویا ہوا اُس کی سنجیدگی پر وہ خود بھی ڈھیلے پڑے۔

"نہیں میں خود جاؤ گا۔۔بس اتنا سمجھ لو سنان ہمارے کیس کی ایک اہم کڑی ہمارے سامنے موجود ہے بس دس منٹ میں مجھے اسلام آباد پہنچنا ہے۔" مضبوطی سے کہے وہ لوکیشن کھول چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

”جتنی تکلیف ہوئی تھی نا تمھیں اتنا زور کا تھپڑ دونوں کے منہ پر لگاؤ۔“

گلی کے بیچوں بیچ گرے اُن دونوں نقاب پوشوں کے سامنے لا کر نوال نے اُس لڑکی کا ہاتھ چھوڑا وہ دونوں اب تک رسیوں سے جکڑے ہوئے تھے اُنھیں دیکھ وہ لڑکی گھبراتی ہوئی نوال کے پیچھے چُھپی نوال کا ہاتھ اُس نے مظبوطی سے تھام رکھا تھا، آنکھوں میں خوف و حراس اور آنسوؤں سے تر چہرہ اُس کی تکلیف چیخ چیخ کر عیاں کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

”اگر تم نے اِنھیں تھپڑ نا مارا نا تو میں تمھارے منہ پر ایک لگاؤ گی۔“ اُس کا کانپتا ہاتھ پکڑ نوال نے پھر اُسے آگے کیا۔

"نہیں نہیں پلزز مجھے یہاں سے لے جائے پلیزز۔"

پھر نوال کو زور سے پکڑ کر وہ خوف سے پیچھے کھسکی اُس کا ڈر نوال کو مزید طیش دلا گیا مضبوطی سے اُس کے دونوں کندھوں کو تھامے اُس نے اپنی شہد رنگ آنکھوں سے اُسے گھورا۔

"یہ ڈرر.. یہ جو ڈر ہے نا یہیں اِن جیسے جانوروں کی طاقت بنتا ہے اِسی لیے انھیں شے ملتی ہے، اِسی لیے ہم اپنی زندگی میں خود کو کھو دیتے ہے، ہر لڑکی کو خود کو اِس قدر مضبوط بنانا چاہیے کہ کوئی اُسے ہاتھ لگانے کی بھی جرائت نا کر سکے، خود کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ کو توڑنا ہر لڑکی کو آنا چاہیے لیکن نہیں ہم تو یہاں بہادری دیکھانے کی جگہ خوف کا شکار ہوتے ہے، ہماری یہیں کمزوری ہی تو ہمارا نقصان بنتی ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”دیکھو اگر آج تم نے اپنا غصہ درد نا نکالا نا تو ساری زندگی اِس حادثے سے خوف کھاؤ گی۔۔ مضبوط بنو اور دیکھا دو اپنی طاقت۔“

اُس کے خاموش ہوتے ہی اُس لڑکی کی گردن ہلی تھی لمبی لمبی سانسیں لیے وہ آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ اُن نقاب پوش کی طرف بڑھی ہوا سے اُس کے بال اُس کے چہرے پر چپک رہے تھے مگر وہ سب سے بیگانہ اُن کے سامنے کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

خود پر گزری تکلیف محسوس کیے اُس نے کرب سے آنکھیں میچی اور جھٹکے سے زور دار تھپڑ دونوں کے منہ پر مارے پھر ایک نہیں جب تک اُس کا دل نا بھرا وہ آنسو بھاتے بھاتے تھپڑوں کی بارش اُن پر برساتی گئی تھیں۔

پشت پر ہاتھ باندھے نوال کے دل میں ڈھیروں سکون اُترا تھا شہد رنگ آنکھیں آسمان کی جانب بے بسی سے اُٹھی جو اُس لڑکی کی تیز ہوتی سانسوں کی آواز پر پھر نیچے پلٹ آئی پھولی سانسوں کے ساتھ اپنا سارا غصہ اُن پر نکال وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑائی مگر گرنے سے پہلے ہی نوال آگے بڑھ کر اُسے تھام چکی تھی اُس کا ہاتھ پکڑے وہ اُسے تھوڑا دور لے آئی۔

”اِس دنیا اور یہاں کے لوگوں میں نا خوفِ خدا ہے اور نا انسانیت اِس لیے یہ توقع کرنا چھوڑ دو کہ یہاں کوئی تمھاری مدد کو آئے گا۔ یاد رکھنا یہ دور بہت الگ ہے، یہ لوگ بہت الگ ہے!! یہ وہ لوگ ہیں جو خاموش تماشائی کی طرح تمھارا تماشہ ملاحضہ کر کے دو بول ہمدردی کے تمھارے منہ پر مار کر چلے جائے گے۔“

خاموشی میں ڈوبے ماحول میں اُس کی کڑکتی آواز پوری گلی میں گونج رہی تھی اُس کے لفظوں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب کی گردنیں جھکتی جارہی تھیں۔ ہر کوئی شرمندگی سے نظروں کو جُھکائے کھڑا تھا۔

"ارے کیا ہوا شرمندہ کیوں ہو رہے ہو آپ سب؟ ارے بھئی آپ سب کا تو ظرف ہے جو آپ یہاں کھڑے رہے اِس لڑکی کا تماشہ بنتے ہوئے دیکھتے رہے بھئی کمال ہے تالیاں ہونی چاہیے آپ سب کے لیے تو۔"

www.novelsclubb.com

ہاتھ ہوا میں اُٹھائے اُس نے باقاعدہ دو تین بار طیش میں تالی بجائی، جُھکی گردنیں مزید جُھکی تھیں مگر وہ گردن تانے بلند آواز گرج رہی تھی وہ دونوں نقاب پوش اب تک خود کو آزاد کرنے کی جدوجہد میں تھے مگر بے حد مضبوط بندھی رسی اُن کی ہر کوششوں پر منہ چڑا رہی تھیں۔

''بس اتنا یاد رکھیے گا کہ اللہ نا کرے کل کو آپ کی بہن بیٹیاں اِس مشکل میں ہو گی نا تو بالکل اِسی طرح سب فقط تماشہ دیکھے گے''۔

سب کی گردنیں تڑپ کر اوپر اُٹھی مگر سامنے نوال کی طیش بھری نظریں اور اُس لڑکی کا آنسوؤں سے تر اذیت بھرا چہرہ دیکھ پھر جُھک گئ۔

اُس کے مزید کچھ بولنے سے پہلے خاموشی میں ایک عجیب سا شور اُٹھا تھا اور ایک بلیک کار خطرناک سپیڈ سے اُن کی طرف بڑھتی ہوئی دیکھائی دی بالکل اُن نقاب پوش کے قریب وہ کار کو بریک لگا گیا کار کے قریب آنے پر اُس کی سپوٹ لائیٹ سے نوال کی آنکھیں چندھیائی شہد رنگ آنکھیں روشنی میں مزید واضح ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ کار کی اِس قدر سپیڈ سے ماتھے پر بل ڈھالے آگے بڑھنے ہی والی تھی کہ کرنل دمیر کو نکلتا دیکھ آنکھوں میں شناسائی اُبھری اُس لڑکی کو وہی کھڑا رہنے کا اشارہ کیے وہ اُن کی طرف بڑھی واقعی میں سنان خان فقط دس منٹ میں راولپنڈی سے اسلام آباد کا راستہ طے کر چکا تھا۔

"السلام و علیکم سر..!!" اپنے مخصوص انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے اُس نے نقاب پوش کی طرف اشارہ کیا نوال کا اشارہ دیکھ وہ اُسی جانب دیکھنے لگے جہاں وہ دونوں زمین پر بے حال پڑے تھے۔

"گریٹ نوال۔۔ایم پراوڈ اف یو۔"

www.novelsclubb.com

وہ اور بھی کچھ کہہ رہے تھے مگر وہ۔۔وہ پھر کہیں کھو چکی تھی فضا میں کچھ عجیب شناسائی سا محسوس ہوا اُسے جو اُس کے دماغ کو مفلوج کر گیا، دل یکدم بے قابو ہوا لمبی سانس اندر کھینچے اُس نے اُس شناسائی کو اپنے اندر اُتارا۔

"کہاں ہو نوال۔" کرنل دمیر کے متوجہ کرنے پر اُس کا ایک سیکنڈ کا سحر ٹوٹا اِرد گرد نظر دوڑائے وہ چہرے پر ہاتھ پھیرے خود کو کمپوز کرنے لگی۔

"جی چلے سر۔" اُس شناسائی کو بڑی مشکل سے نظرانداز کیے وہ اُنھیں لیے اُن نقاب پوش کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے وہ اب تک کار میں گرا اپنا موبائل تلاش کرنے میں مگن تھا جو بلآخر اُس کے ہاتھ آہی گیا جلدی سے گیٹ کھولے وہ باہر نکلا دمیر صاحب کو ایک لڑکی کے ساتھ محوِ گفتگو دیکھ وہ ان کی طرف بڑھا۔

قدموں کی آواز پر نوال نے زرا سی نظر گُھمائی اور کرنل دمیر کے بالکل ساتھ کھڑے شخص پر ایک سرسری نظر ڈھال وہ پھر بریفنگ دینے لگی جبکہ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈھالے خاموشی سے بغور اُسے سُن رہا تھا آنکھوں میں ایک عجیب اُلجھن بار بار اُبھر رہی تھی جِسے وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی جھٹک نہیں پا رہا تھا۔

”اوکے کیپٹن نوال باقی ڈسکشن ہم کل مل کر کرے گے.. ابھی اِن کی تھوڑی اور خاطر تواضع کرنی باقی ہے۔“ کرنل دمیر کی گونجتی ہوئی آواز سُن اسفندبیگ کے ساتھ کھڑے اُن کے رشتے دار اِس انکشاف پر حیرت سے منہ کھولے رہ گئے۔

اُنھیں کہاں خبر تھی کہ اتنے سالوں سے منظرِ عام پر نا آنے والی وہ لڑکی فقط نوال بیگ نہیں تھی بلکہ وہ اِس مُلک کی محافظ قابل ''کیپٹن نوال بیگ'' بَن چُکی تھی۔ جس کی شہد رنگ آنکھوں میں گھلی سنجیدگی سے ہر مجرم خوف کھاتا تھا، جو اپنی قابلیت کی بناء پر بہت کم وقت میں کیپٹن کا عہدہ پا چُکی تھی۔

''اسفند یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں۔۔ یہ نوال یہ سب کیا ہے؟'' برابر سے آتی اپنے بڑے بھائی کی آواز پر اُن کے ہونٹوں کی ہلکی سی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

''آپ کا تو پتہ نہیں مگر میں اپنے سامنے اپنی کیپٹن کو دیکھ رہا ہوں جو میرا فخر ہے۔'' نظریں اپنی کیپٹن پر ہی جمائے اُن کا سر مزید فخر سے بلند ہوا۔

''تم جانتے ہو اسفند ہمارے خاندان کی بیٹیاں اِس طرح کے پیشے اختیار نہیں کرتی..!!'' تیز نظروں سے اسفند بیگ کو گھورتے اُن کی آواز میں دبا دبا غصہ نمایاں تھا۔

''میں جانتا ہو بھائی صاحب..!! مگر میں یہ بھی جانتا ہو کہ میری بیٹی اِس خاندان کی کسی بھی فضول روایات کو ماننے کی پابند نہیں ہے۔'' سپاٹ چہرے سے بولتے وہ اُنھیں بہت کچھ باور کروا گئے۔

www.novelsclubb.com

”تم اور تمھاری بیٹی نے ہمیں خاندان بھر میں شرمندہ کر دیا اسفند..!!“ ضبط سے مُٹھیاں بھینچے وہ اپنے کم عقل ہونے کا ثبوت دے رہے تھے اسفند بیگ نے افسوس سے اُنھیں دیکھا۔

”افسوس بھائی صاحب فخر کرنے کے مقام پر آپ شرمندہ ہو رہے ہے۔“ دکھ سے کہتے وہ سر جھٹک گئے۔

”کیپٹن نوال آپ اُس لڑکی کو باحفاظت اُن کے گھر تک پہنچائے.!!اور میجر سنا۔“

نوال سے کہتے ہوئے کرنل دمیر نے دائیں جانب گردن گُھمائی مگر وہاں سنان کو نا پا کر وہ پیچھے مڑے اُن کی تقلید میں نوال نے بھی پیچھے دیکھا جہاں وہ بہت احتیاط سے

پوری جگہ کا جائزہ لیتے ہوئے نقاب پوشوں کے گرے ہتھیار اور موبائل رومال کی مدد سے اُٹھا رہا تھا۔

مطلوبہ چیزیں اُٹھائے وہ پھر اُن کی طرف بڑھا نوال کی شہد رنگ آنکھیں اُسی پر جمی تھی جو ارد گرد سے بے نیاز اُس کے سائٹ سے نکلتے ہوئے اب نقاب پوشوں کا جائزہ لے رہا تھا جن میں سے ایک جسے گولی لگی تھی وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

خاموشی میں ڈوبے ماحول میں ایک بار پھر آرمی جِیپ روکنے کی آواز گونجی اور چند حوالدار فوری طور پر باہر ہتھیار لیے کھڑے ہو گئے سنان کے پہنچنے کے لگ بھگ بیس منٹ بعد وہ لوگ اسلام آباد پہنچے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جیپ میں ڈھالوانہیں اور فوری طور پر ڈاکٹر کو کال کرو۔۔ ہمیں یہ دونوں ہر حال میں فٹ چاہیے ہیں۔" مکمل طور پر اُن کی تلاشی لیے وہ کھڑا ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے ہولداروں پر حکم صادر کر گیا۔

"کیپٹن یہ پیچھے لوگوں کا ہجوم اب تک کیوں جمع ہے؟"

ہاتھوں سے گلفس اُتارے اس بار وہ براہ راست نوال کو مخاطب کر گیا اُس کی پکار پر نوال نے اُس کی جانب دیکھا جو بغیر ارد گرد دیکھے فقط گلفس اُتارنے میں مصروف تھا۔

"تماشائی ہے سر مکمل تماشہ ملاحضہ کر کے ہی رخصت لے گے۔"

www.novelsclubb.com

اِس بارسنان کی نظر اُس کی طرف اُٹھی تھی مگر اب وہ پیچھے کھڑے لوگوں کو تپش زدہ نظروں سے گھور رہی تھی۔

"شو ختم ہو چکا ہے جناب۔۔ مہربانی کر کے رش ختم کرے!! اور ہاں اپنے گھروں میں جا کر ہاتھوں میں چوڑیاں اور سر پر دوپٹہ لینا نا بھولیے گا کیونکہ مرد کہلانے کے لائق نہیں ہے آپ۔" نوال کے بالکل مقابل قدم جمائے وہ بلند آواز گرجا خاموشی میں اُس کی برف سے بھی زیادہ سرد آواز فقط پوری گلی میں ہی نہیں بلکہ دور روڈ تک گونجی۔

وہ جو پہلے ہی اُس شناسائی کو اپنے بے حد قریب محسوس کرے کمزور پڑ رہی تھی سرد برفیلے لہجے پر بے ساختہ گردن اُس کی طرف موڑ گئی ٹھیک اُسی لمحے اُس کی بھی گردن گھومی۔

اُفق میں جگمگاتا مہتاب ناجانے کس کشش کے تحت خود میں سمائے نور کو مزید روشن کر گیا، ہواؤں کے مچلتے رقص نے یکدم اُن دونوں کو خود میں جکڑا، سرد سیاہ آنکھیں ایک سیکنڈ کے لیے شہد رنگ آنکھوں سے بڑی زور سے ٹکرائی اور اُسی پل شہد رنگ آنکھیں سیاہ آنکھوں کی سرد پن سے تاب نالاتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدل گئی مہتاب کی جگمگاہٹ بے ساختہ مدھم پڑی ہواؤں نے یکدم اپنا رخ بدل ڈھالا پیچھے اُن سیاہ آنکھوں میں شہد رنگ آنکھوں کو دیکھ پھر ایک اُلجھن اُبھری تھی جِسے وہ چاہ کر بھی سُلجھا نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

(ماضی)»»»»»»»»»»»»»»

www.novelsclubb.com

نیم اندھیرے میں ڈوبے کیچن میں خاموشی کا ڈیرا جما تھا فقط گھڑی کی ٹِک ٹِک ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی کہ اچانک کیچن کی ساری لائیٹس جھٹکے سے اون ہوئی اور پورا کیچن روشنی میں نہا گیا لائٹس اون کرنے والے وجود نے کیچن میں قدم رکھا ہی تھا اور لو جی یہ سکون غارق۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"افف چینی پتی کہاں چُھپ کر بیٹھی ہو دونوں جلدی سے مل جاؤ ورنہ تمھیں پتا ہے میں کیا کروں گی تمھارے ساتھ تم دونوں کو ایسا پھینٹوں گی کہ تمھاری چیخیں نکل جائے گی جبھی کہہ رہی ہو شرافت سے نکل جاؤ۔"

بالوں کا لائیٹ سا جوڑا بنائے رف سے حلیے میں وہ منہ بنا بنا کر نون سٹاپ بولتے ہوئے کیچن کے سارے کبڈ کھول چکی تھی۔ مگر مطلوبہ چیز اُسے اب بھی نہیں ملی جبھی وہ پھر چیزیں اِدھر اُدھر کرنے لگی۔ کندھے پر ڈھلی شال بار بار نیچے ڈھلک رہی تھی جسے وہ کوفت سے بار بار ٹھیک کر کے عاجز آچکی تھی۔ موبائل کو وہ اب بھی کسی متاعِ جان کی طرح اپنے قریب پکڑے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا یار ریہ بھی کوئی ایوینٹ ہوا جس میں چائے ہی نہیں تھی آج کل نالوگوں کو اپنی روایات پیچھے چھوڑنے کا جنون سوار ہے جبھی تو ہر کوئی چائے کی جگہ کافی رکھ لیتا ہے ارے بھئی کوئی پوچھے اِن بدزوق لوگوں سے کہ کافی میں کیا خاک مزہ ہے زندگی کی مٹھاس تو چائے میں ہے نا کہ اُس کڑوی کریلی کافی میں۔"

پیچھے سے زوردار قہقہہ کی آواز پر اُس کی زبان کو بریک لگی لال مرچوں کی بنی جو ابھی اُس کے ہاتھ آئی تھی سلیپ پر پٹکتے ہوئے وہ پیچھے مڑی جہاں اسفندبیگ ہنسی روکنے کے چکروں میں تھے۔

"ہاہاہاہاافف ہاہاہا۔۔" اُسے مسلسل خود کو گھورتا دیکھ وہ بڑی مشکل سے ہنسی روکے ہاتھ اُٹھا گئے۔

"زیادہ ہنسی نہیں آرہی آپ کو۔۔۔"اُس کے آئیبر واچکانے پر وہ نفی میں سر ہلائے کبڈ کی جانب بڑھے۔

"یہ ہنسی تو بعد میں آئی ہے پہلے تو مجھ پر ایک بہت بڑا انکشاف ہوا ہے مادام۔" چینی پتی ٹیبل ہر رکھے وہ پتیلا اُٹھانے لگے۔

"کیسا انکشاف؟"سلیپ پر چڑھ کر بیٹھتے ہوئے وہ بغور اُنھیں دیکھنے لگی جواب تک ہنسی چھپانے کے چکروں میں تھے۔ موبائل کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ خود کے قریب کسی نشے کی طرح کررہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"واللہ مجھے آج پتا لگا کہ میری بیٹی میں جناتوں سے باتیں کرنے کا ہاڈن ٹیلینٹ بھی ہے۔"

"بابااا" صدمے سے وہ سلیپ سے نیچے کھودی جبکہ اسفند بیگ کا ایک بار پھر قہقہہ پورے کیچن میں گونجا۔

"واللہ آپ کی بیٹی نے یہ ٹیلنٹ آپ سے ہی چرایا ہے والد محترم" وہ بھی اُنھیں کی بیٹی تھی دوبدو جواب دیے پھر سلیپ پر بیٹھ گئی۔

"لا حولا ولا لڑکی تم نے کب مجھے جناتوں کو شکایتیں لگاتے دیکھ لیا" اُبلتی چائے کی انچ کم کیے اُنھوں نے رُک کر اُسے گھورا چائے کی دلفریب خوشبو کیچن سے ہوتے ہوئے پورے لاونج میں پھیل رہی تھی۔

"استغفر اللہ لڑکے.. جھوٹ کم بولے ماما کی ڈانٹ پر ان کے جانے کے بعد کون اکیلے میں بڑبڑاتا ہے؟ بولے بولے۔" آنکھوں میں شرارت لیے وہ ائیبرو اچکا اچکا کر اُنھیں زچ کر رہی تھی جو اپنی شاطر بیٹی کی صاف گوئی پر گڑبڑائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو میں صرف بڑبڑاتا ہو تمھاری طرح جناتوں کو چائے کے پورے پورے رونے نہیں سُناتا۔" کندھے اچکاتے وہ آسانی سے ٹاپک پھر اُس کی طرف موڑ گئے بن چکی چائے کو اب وہ سہولت سے کپوں میں نکال رہے تھے۔

''آہ بابا تو میں کیا کرتی آپ خود بتائے چائے کی جگہ وہ کڑوی کریلی کافی بھی کوئی رکھنے کی چیز ہے'' کُھلتے ہوئے جوڑے کو پھر کور کیے اُس کا دکھ ابھی تک ویسے کے ویسا تھا۔

''ہاں تمھارے نوکر لگے ہیں نا وہ لوگ جو فقط نوال بیگ کی خواہشات کے مطابق اپنا مینیو رکھے گے۔'' پیچھے سے آتی آواز پر وہ دونوں گھبرائے نوال سلیپ سے جمپ مار کر اُتری اور اسفند بیگ چائے کے آگے کھڑے ہو گئے۔

”اور یہ کوئی وقت ہے چائے کا نوال تمھاری عادتیں تو میں سدھارتی ہو صبر کرو۔“ نیند میں ڈوبی آنکھوں سے اپنے شوہر نامدار کو گھورتے ہوئے وہ آگے بڑھی مگر نوال اُن کے قریب آنے سے پہلے ہی چائے کا کپ اُٹھائے باہر دوڑی۔•

”روک جاؤ نوال یہ پی لو گی تو نیند بھی نہیں آئے گی پھر۔“ اُس کی پھرتیاں دیکھ وہ زور سے چیخی۔

”ماما اگر یہ نہیں پی تب مجھے نیند نہیں آئی گی بائے بائے۔“ موقع دیکھ ان کے سائٹ سے نکلتے ہوئے اُس نے کیچن سے باہر دوڑ لگا دی۔

”ساری عادتیں آپ ہی نے تو بگاڑی ہے اِس کی۔“

سلیپ پر رکھا دوسرا کپ دیکھ وہ انھیں گھورتے ہوئے کبڈ کی جانب بڑھی اور وہاں سے ایک اور کپ نکال کر اُن تک آئی بغیر اُنھیں سمجھنے کا موقع دیے وہ اپنے کپ میں اسفند بیگ کی آدھی چائے انڈیل چکی تھی اسفند بیگ منہ کھولے اُنھیں تکتے رہ گئے۔

''میری عادتیں بھی آپ ہی نے بگاڑی ہیں ہز بینڈ جی۔''اُن کا کھُولا منہ ہاتھ سے بند کیے وہ بھی ہنستی ہوئی کیچن سے باہر دوڑی۔

''نہیں ایک میں ہی تو ساری بُری عادتیں لے کر پیدا ہوا ہو۔''ہنستے ہوئے اپنا کپ اُٹھائے وہ بھی اپنے روم میں چل دیے۔

____

www.novelsclubb.com

موبائل کو اپنے قریب ہی رکھے وہ چائے کا کپ تھامے بھاگتی ہوئی اپنے روم میں گُھسی دو تین قدم اندر لیتے ہوئے اُس نے آنکھیں چھوٹی کیے کچھ محسوس کیا اور پھر اپنا موبائل والا ہاتھ اپنے ناک کے قریب کیا آنکھیں تجسس سے موبائل پر جمائے

وہ اُلجھی تھی کیونکہ موبائل پر جو مہک اب ہلکی ہو چکی تھی وہ اُس کے پورے کمرے میں حد درجہ تیز تھی، وہ دلفریب خوشبو اُس کے پورے روم میں پھیل چکی تھی۔

"فقط ایک موبائل سے پورے روم میں خوشبو کیسے گردش کر سکتی ہے وہ بھی اِس قدر۔" چائے کے گھونٹ بھرتے وہ پورے روم میں نظر دوڑانے لگی۔

"کچھ تو گڑبڑ ہے۔" پورے روم کی ایک ایک چیز کو گھورتے ہوئے اُس کی نظر بیڈ پر رکھے اُس کے آج پارٹی میں پہنے گئے ڈریس پر گئی اور پھر شہد رنگ آنکھیں وہیں ٹھر گئیں۔

پُر سوچ دماغ لیے وہ بیڈ کی طرف بڑھی چائے کے گھونٹ وہ وقتاً فوقتاً بھر رہی کیونکہ بقول نوال بیگ کے چائے ہی تو انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو اُبھارتی ہے، چائے کو اپنے اندر اُتارے ایک انسان اپنی ذات سے متعلق تمام اُلجھنوں کو سُلجھا سکتا ہے۔

موبائل اور خالی ہو چکے کپ کو سائٹ ٹیبل پر رکھے اُس نے ڈریس اُٹھایا اور اُسے اپنے قریب کیا خوشبو کا زور مزید اُس کے حواسوں پر چھانے لگا آنکھیں موندے وہ پھر دنیا جہاں سے غافل ہونے لگی تھی مگر دفعتاً اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا آنکھیں پوری کھولے اُس نے ڈریس اپنے سامنے کیا لائیٹ ساجوڑا بار بار کے ملنے سے اب کھل چکا تھا لمبے بال کچھ کمر پر اور کچھ اُس کے چہرے کے ارد گرد جھول رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

''آوہ نہیں نوال وہ ایک نمبر کا اکڑو انسان کسی کی جان بچا سکتا ہے۔۔یہ سوچنا بھی محال ہے لڑکی۔!!''ڈریس کو گھورتے اُس نے اُسے واپس بیڈ پر پٹکا۔

''مگر پھر موبائل والی سیم مہک ڈریس پر آئی کیسے۔؟'' بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے وہ پھر خود سے گویا ہوئی۔ کھڑکی کُھلی ہونے کے باعث ٹھنڈی ہوائیں پورے روم میں گردش کررہی تھیں۔

''افف نوال جیسے بھی آئی ہو تجھے کیا ہے اچھا ہے نا اب ڈریس کے ذریعے ہی سہی یہ خوشبو اور زیادہ ٹائم تک یہاں رہ سکتی ہے۔''ساری سوچوں کو جھٹکے اُس نے فوراً سے پیاری سی مسکراہٹ کو ہونٹوں پر سجایا اور آنکھیں موندھے گول گھمتے ہوئے خوشبو محسوس کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ موبائل کی تیز طرار بیل نے اُس کی محویت کو قدرے زور سے توڑا بُرے بُرے منہ بنائے اُس نے موبائل اُٹھایا اور سامنے جگمگاتا نام دیکھ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح کال اُٹھا گئی۔

"ارے جناب خیر تو ہے نا آپ نے کیسے اپنی مصروفیات میں سے ہمارے لیے وقت نکال لیا؟؟ کیونکہ بھئی آپ کے تو بزنس چل رہے نا.. نہیں تم مجھے بتاؤ ایسا کیا کر رہی تھی جو میری کالز اگنور کرنی پڑی"

کندھے پر لٹکتی شال کو بیڈ پر پٹکے وہ بیڈ کے بائیں طرف بنی کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی آواز میں غصہ جبکہ چہرے پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

"اور رکچھ۔" دوسری طرف وہ جانتی تھی کہ نوال نے موبائل کان سے ہٹا کر دیوار پر مارنے کے لیے ہوا میں ضرور اُٹھایا ہو گیا۔

"یونو واٹ مجھے نا تم سے اب بات ہی نہیں کرنی۔" اُس کے تپے تپے سے جملے کو رَمل نے بیچ میں ہی اُچکا۔

"اوہ نوال لڑکی ہوش سے کام لو میں کیوں تمھیں اگنور کروں گی یار رمیں ایک ضروری کام۔"

www.novelsclubb.com

"کوئی بھی کام نوال بیگ سے زیادہ ضروری نہیں ہو سکتا تمھارے لیے مائینڈ اِٹ۔"اُس کے تیزی سے بات کاٹنے پر رمل کے چہرے پر بہت ہی جاندار مسکراہٹ اُبھری۔

"اوکے اوکے جناب اب مجھ ناچیز سے یہ غلطی دوبارہ کبھی سرزد نہیں ہو گی۔"

"ہمم گڈ۔"موبائل کو کندھے سے سنبھالے اُس نے پھر کُھلے بالوں کو لائیٹ سے جوڑے میں باندھا۔

"ہمم چلو اب بتاؤ تمھارا کون سا پیٹ درد مجھ سے بات کیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھ رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

کال سے اُبھرتی آواز پر اُس نے کان پر لگا موبائل بے اختیاری میں ناک کے قریب کیا اور زور سے خوشبو کو اپنے اندر کھینچا۔

"یار رو ہیں ناوہ مہک ابھی تک مجھے مدہوش کر رہی ہے۔" بے بسی سے اُس ڈریس پر نظر ڈھالے وہ پھر بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔

"اوہ نوال یار راتنا سر پر سوار نا کر۔۔ نکل آ اُس خوشبو سے اور ہاں اوہ اللہ میں کیسے بھول گئی اتنی ضروری بات بتانی تھی۔"

"کیا بات سب ٹھیک ہے نا؟" رمل کی آواز میں اچانک بدلاؤ دیکھ اُس کے قدم بیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی رُک گئے۔

www.novelsclubb.com

”یار رمجھے ابھی پتا چلا کہ دو تین دن میں ریزلٹ آناونس ہونے والا ہے ہمارا۔“

”ارے واہ زبردست۔۔اللہ اللہ پھر تو ہم یونیورسٹی جائے گے میں تو ابھی سے آکسائیڈیڈ ہو۔“آنکھوں میں چمک لیے اُس کا موڈ یکدم بدلا تیز ہوا سے اُس کا جوڑا پھر کھل کر کمر پر پھسل چکا تھا جسے پھر ٹھیک کرنے کی ہمت اب نوال بیگ میں بالکل نا تھی۔

www.novelsclubb.com

”وہ سب تو ٹھیک ہے یار مگر نامائے آعمال میں آئے گا کیا ہمارے؟؟ مجھے تو ٹینشن ہو رہی ہے۔“رُمل کی گھبرائی آواز پر اُس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اتنی خطرناک ٹھنڈ میں اب اُسے ہوائیں برداشت کرنا مشکل لگ رہی تھی۔

"ارے میری جان اتنا تو ضرور آجائے گا کہ ہم دونوں ایک ہی یونی میں اڈمیشن لے سکے تو بسس چِل کرر۔" کھڑکی کے پٹ بند کیے وہ بھاگتے ہوئے بلنکیٹ میں گُھسی۔

"اب کچھ بھی بولنے سے پہلے میری بات کان، دماغ، آنکھیں اور عقل سب کھول کر سنو۔۔" انگلی اٹھائے وہ اِس انداز میں بولی جیسے رمل اُس کے بالکل سامنے بیٹھی ہو۔

"اور اگر نا سنو تو۔۔"نہایت تحمل سے رمل نے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈھالا۔

www.novelsclubb.com

"رمل کی بچی چُپ کر کے اپنے منہ پر اُنگلی رکھو ایک لفظ نا نکلے اب تمھارے منہ سے سمجھی۔"

آنکھیں چھوٹی کیے وہ تیزی سے بولی دوسری طرف رمل نے منہ بناتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر اُنگلی جمائی۔

"اب سنو کل ہم بازل بھائی کے ساتھ مارکیٹ جائے گے فریگرینس کا معلوم کرنے.. بازل بھائی کو منانا میرا کام ہے بس تم ٹائم پر تیار رہنا۔"

ایک سانس میں بولے اُس نے فوراً موبائل خود سے تھوڑا دور کیا ورنہ رمل کی چیخ سے ممکنہ طور پر اُس کے کان کے پردے پھٹ جاتے۔

www.novelsclubb.com

"تممم۔۔۔تم۔۔پاگل لڑکی تم کیا کہیں کی پرائم منیسٹر ہو جو میں تمھاری ہر بات مانو اپنے یہ حکم نااپنے ہوتے شوتے پر چلانا۔۔میں کہیں نہیں جارہی تمھارے ساتھ سمجھی۔"

موبائل کے قدرے دور ہونے پر بھی نوال کے ارد گرد تک گونجی رمل کی آواز اُس کو کھلکھلانے پر مجبور کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا ہر حکم ماننا فرض ہے تم پر میری دوستی کی اکلوتی وارث ہو تم۔۔!!"

جملا مکمل ہوتے ہی وہ کال کاٹ چکی تھی پیچھے رمل منہ کھولے بس اُس کی فرتیاں دیکھتی رہ گئی۔دوسری طرف وہ کتنی ہی دیر رمل کا رئیکشن سوچ ہنستی گئی تھی اتنا تو اُسے معلوم تھا کہ کل سب سے پہلے رمل میڈم نے ہی تیار ہو کر پہنچنا تھا۔

\--

مسلسل دو گھنٹے ہر جگہ کی خاک چھاننے کے بعد وہ لوگ بالآخر اسلام آباد کے ایک بڑے سے شاپنگ مال کے بیچوں بیچ کھڑے تھے معمول کے مطابق آس پاس لوگ اپنی شاپنگ میں مصروف تھے۔

وہ دونوں بھی لانگ شرٹ اور سٹریک پاجامہ کے ساتھ دوپٹہ کو گلے میں لٹکائے کھڑی تھیں دونوں میں بس رنگوں کا فرق تھا جو کہ رمل کے ڈریس کا ڈارک بلو اور

نوال کے ڈریس کا بلیک تھا۔ دونوں کی نظر سامنے نظر آتی فریگر ینس کی شاپ پر تھی اِس پورے مال کو بھی چھاننے کے بعد وہ لوگ اِس آخری نظر آتی شاپ کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ ٹھیک اپنے پیچھے کھڑے بازل کے ضبط کو بھی آزما رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"لاسٹ پندرہ منٹ ہے اب تم لوگوں کے پاس اِس کے بعد میں تم دونوں کو رسیوں سے باندھ کر لے جاؤ گا۔" دانت پر دانت جمائے وہ خاصہ تپا تپا بولا۔

"اُفہوں۔۔ نوال یار غلطی ہو گئی ہم سے حرم بھابھی کو بھی یہاں بُلوانا چاہیے تھا تاکہ اِن کا دیہان تھوڑا تو ہماری طرف سے ہٹتا۔" نوال کے کندھے پر سر ٹکائے اُس نے اپنے بھائی کو چھیڑا جو فوراً اُس کا کان پکڑ گیا۔

"تم لوگوں کو کیا لگتا ہے تمھاری بھابھی کی موجودگی میں تم پر دیہان نہیں ہوگا میرا؟ نا میرے بچے اتنا بیغیرت نہیں ہو میں۔" گھورتے ہوئے اُس نے دونوں کے سر پر چپت لگائی۔

"اُفف ہمارا غیرت مند بھائی۔" آنکھیں گُھماتے ہوئے دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ بازل نے دائیں بائیں گردن گُھمائے پھر اُنھیں گھورا۔

"پندرہ منٹ میں سے پانچ منٹ ضائع کر چُکی ہو تم دونوں فوراً اندر بھاگو میں یہیں کھڑا ہو۔"

www.novelsclubb.com

اُس کا بس بولنا تھا دونوں نے فُل سپیڈ میں اندر دوڑ لگا دی بھاگتے ہوئے دونوں کے پیروں کو سیدھا کاؤنٹر پر بریک لگی۔

"بھائی یہ سمپل چیک کرے کیا آپ کے پاس ایسا پرفیوم ہو گا۔۔ پلز جلدی سے بتا دے۔" بے چینی سے نوال نے اپنا موبائل کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے کی طرف بڑھایا۔

"امم دیکھائے زرا۔" مہک محسوس کرنے کے لیے اُس لڑکے نے موبائل اُس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اپنے قریب کیا رمل نوال دونوں کی تجسس سے بھری نظریں اُس لڑکے پر ٹکی تھیں۔

"ارے ہاں یہ پرفیوم ہے ہمارے پاس۔" ابھی اُس کے منہ سے الفاظ پوری طرح ادا بھی نہیں ہوئے تھے کہ نوال کی خوشی سے چیختی ہوئی آواز پوری شاپ میں گونجی۔

رمل کے کہنی مارنے پر اُس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے اِرد گرد نظر دوڑائی جہاں سب اُسے ہی گھور رہے تھے تھوک نگلتے وہ پھر کاؤنٹر کی طرف مڑی۔

"آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہے۔؟ پلز جلدی سے لادے نا مجھے وہ پرفیوم۔" اِس قدر معصومیت بھرے انداز پر کاؤنٹر پر کھڑا لڑکا فوراً ہنستے ہوئے سائٹ پر بنے ڈراؤ کی طرف بڑھا۔

"ارے نہیں یہ نہیں ہے وہ مہک آپ غلط پرفیوم لے آئے ہے۔"

ہاتھ پر پرفیوم کرنے سے ہی اُس کا سارا جوش بھاپ بن کر اُڑا کیونکہ وہ مہک موبائل والی مہک سے ملتی جلتی ضرور مگر وہ والی نہیں تھی آنکھوں میں بے بسی بھرے اُس کے چہرے کا رنگ بالکل ہی مانند پڑھ چکا تھا۔

"دیکھے میم میں بالکل ٹھیک پرفیوم لے کر آیا ہو جیسی آپ نے مجھے سمپل دیکھائی تھی یہ بالکل وہی ہے اب آگے آپ کی مرضی کیونکہ ہمارے پاس بس یہیں ہے۔" پروفیشنل انداز میں کہے وہ پوفیوم دوبارہ بوکس میں ڈھالنے لگا۔

"کیا مطلب ہے کہ وہیں سمیل ہے جب میں کہہ رہی ہو یہ نہیں ہے تو پھر مجھے دوسرا دیکھائے نا آپ نے پہلے کہا تھا کہ وہ پرفیوم آپ کے پاس ہے اب کوئی اور لا کر کہہ رہے ہے کہ بس یہیں ہے مجھے نہیں پتا مجھے جو سمیل چاہیے وہی دے۔"

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ غصے سے اُس کی آواز قدرے بلند ہو چکی ہے آس پاس تھوڑے بہت لوگ اب پوری طرح اُن کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"اوہ میڈم یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہے آپ؟ آواز نیچی رکھے بھولے نہیں کہ آپ ہماری شاپ میں کھڑی ہے۔"

ایک دم بھڑکتی آواز پر وہ اُچھل کر دو قدم پیچھے ہوئی خوف سے بہت زور سے دل دھڑکا تھا، آنکھیں بھیگنے لگی تھی اُسے کہاں عادت تھی ایسی اُونچی آواز کی ڈرتے ہوئے اُس نے ساتھ کھڑی رمل کی آستین زور سے پکڑی۔

"اپنا یہ لہجہ اپنے گھر پر استعمال کرے اور۔"

"بسسس بہت ہو گیا۔" اُس لڑکے کی پھر سے چلتی زبان کو رمل نوال کے سامنے کھڑی ہو کر روک چکی تھی سختی سے سامنے لڑکے کے اگے ہاتھ اُٹھائے وہ ڈھال بن چکی تھی نوال کی۔

''اِن کے لہجے کی بات کر رہے ہیں کیا آپ نے اپنا لہجہ دیکھا ہے؟ ارے جائے اور پہلے لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز سیکھ کر آئے۔ اپنی اِس جاہلوں والی آواز سے جانتے بھی ہے کہ کتنا خوف میں مبتلا کیا ہے آپ نے اِسے۔''

نوال کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کیے وہ حلق کے بل چیخی نوال کے چہرے کا اُڑا رنگ دیکھ اُس لڑکے کو بھی شرمندگی نے آن گھیرا باہر کھڑا بازل شاپ سے آتی آوازیں سُن فوراً اندر بھاگا۔

''کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے؟ نوال رمل۔'' تیزی سے ان کی طرف بڑھے اُس نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

"کچھ نہیں بھائی مجھے گھر جانا ہے پلز چلے۔"اِس سے پہلے رمل کچھ کہتی وہ سیدھا بازل کے سائٹ سے نکلتے ہوئے باہر بھاگی۔

"نوال بات تو سنو لڑکی۔۔"وہ دونوں بھی تیزی سے اُس کی طرف بھاگے پیچھے سب کندھے اُچکاتے ہوئے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

(حال)«««««««««««««««««

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر درات میں وہ اپنے کمرے میں موجود اُس بڑے سے ڈریسنگ ٹیبل کے دائیں طرف بنے بڑے سے شیشہ کے سامنے کھڑا تھا جو اُس کا مکمل دراز قد نمایاں کر رہا تھا۔اپنے عکس پر نظر دوڑائے اُس کی نظر اپنے بالوں پر اٹکی جو اُس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

ڈارک براؤن ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر میں ملبوث اُس نے زرا سا بائیں طرف جُھکتے ہوئے ٹیبل سے ہئیر برش اُٹھایا اور بال سنوارے ابھی بال پوری طرح سیٹ ہوئے بھی نا تھے کہ دائیں طرف ٹیرس کے کھُلے دروازے سے آنے والی تیز ہوا اُس کے بال پھر سے بکھار گئی شدید کوفت سے اُس نے برش کو ٹیبل پر پٹخا اور ہاتھ سے بال ٹھیک کرتے ہوئے موبائل کی تلاش میں مڑ گیا۔

ڈریسنگ کے بالکل پیچھے رکھے بڑے سے بیڈ کی سائٹ ٹیبل پر رکھا موبائل اُٹھائے وہ میل چیک کرنے لگا سامنے کرنل دمیر کی میل دیکھ اُس نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں وہ کیسے بھول گیا کہ اُسے کرنل دمیر کی میل کو آج رات لازمی پڑھنا تھا۔

ایک نظر بائیں طرف ٹیرس کے کھلے دروازے پر ڈال وہ دائیں طرف رکھے صوفے کی طرف بڑھا جہاں سامنے رکھی ٹیبل پر اُس کا لیپ ٹاپ دھرا تھا۔ دل تو شدد سے کیا کہ سب چھوڑ چھاڑ کر اِس ٹھنڈ کو خود میں اُتارے مگر کام کی نوعیت اُسے اپنی طرف کھینچ لائی تھی۔

پشت کو صوفے کی بیک سے ٹکائے وہ سکون سے میل پڑھنے میں مگن تھا ایک ہاتھ کی مُٹھی ہونٹوں پر جمائے وہ پوری طرح اُس میل میں موجود کیس کی بریفنگ میں

غرق تھا مگر۔۔ مگر وہ نام اچانک ہی اُس کے سامنے آئے اُس کی ساری توجہ کھینچ گیا
یہ نام اور وہ آنکھیں جو اُسے اُلجھا رہی تھیں وہ پہلے بھی اِنہیں دیکھ چکا تھا مگر کہاں؟

"افف سنان جسٹ فوکس اِن دی کیس۔"

خود کو ملامت کیے وہ پھر غور سے میل پڑھنے لگا۔ماتھے پر بل کبھی مُٹھیوں کو بھینچے
اُس کے تاثرات پڑھتے پڑھتے وقتاً فوقتاً بدلتے جا رہے تھے اور پھر آدھے گھنٹے کی
مسلسل خاموشی کے بعد بالآخر وہ پوری طرح میل پڑھ اور سمجھ چکا تھا۔

کیس کے متعلق کچھ معلومات اُسے تھی مگر کچھ پوائنٹس تھے جواب کلیئر ہو چکے
تھے کیس اُس کی سوچ سے زیادہ سیریس تھا ذرا سی بھی لاپرواہی وہ لوگ افورڈ نہیں

کر سکتے تھے کیونکہ بہت سی زندگیاں اِس ایک کیس سے جڑی تھیں یہیں سب سوچتے ہوئے اُس کے دماغ میں تیزی سے سوالات اُبھر رہے تھے جن کے جوابات اُسے جلد تلاش کرنے تھے۔

موبائل بند کرنے کی نیت سے اُس نے سامنے کیا مگر وہ الفاظ بالکل سامنے رونما ہو کر اُس کی توجہ نا چاہتے ہوئے بھی پھر کھینچ گئے ساتھ وہ آنکھیں بھی نظروں کے سامنے لہرائی۔ یہ نام وہ آنکھیں کیوں اُسے کہیں دیکھی ہوئی لگ رہی تھیں آخر؟ یہیں سب سوچتے ہوئے اُس نے اپنا سر پیچھے کی جانب گرایا۔

سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے سر مسلتے ہوئے وہ آنکھیں موندے کچھ کھوجنے میں مگن تھا دوسرا ہاتھ صوفے کے ہتھے پر گرا تھا جس میں موجود موبائل کی سکرین میں موجود وہ نام اب تک روشن تھا۔

"کیپٹن نوال اسفند بیگ" یہ وہ چند الفاظ تھے جو اُس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ دماغ میں بھی گردش کر رہے تھے۔

"کیپٹن نوال۔۔۔نوال..!!" خاموشی میں ڈوبے کمرے میں بالکل بے ساختہ طور پر موندی آنکھوں کے ساتھ اُس کے منہ سے یہ دو الفاظ ادا ہوئے۔

"نوال بچے ٹھیک ہو نا..؟"

"اوہ ہیلو مسٹر یوں کُھلے عام کسی بھی شریف لڑکی سے فلرٹ کرنا بھی کسی اچھے لڑکے کو زیب نہیں دیتا۔"

"اوہ تو یہ کیپٹن نوال وہی بد تمیز لڑکی ہے جو اُس دن مجھ سے ٹکرائی تھی جبھی مجھے وہ آنکھیں کہیں دیکھی ہوئی لگ رہی تھیں۔" چند سال پہلے رونما ہونے والی ملاقات اُس کے ذہن میں گھومے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر گئیں۔

"مگر اُس بد تمیز لڑکی کی ہلکی سی بھی جھلک مجھے کیپٹن نوال میں کیوں نہیں دیکھی..؟"

ٹیک چھوڑ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے وہ خود سے سوال کرے مقابل کی ذات میں اُلجھ رہا تھا جو سنان خان کے لیے بالکل ہی غیر متوقع تھا۔

www.novelsclubb.com

"اُف میں کیوں کسی انجان لڑکی کی ذات میں اتنا اُلجھ رہا ہو..؟ وہ جو بھی ہو مجھے اِس سے کیا۔"

دائیں بائیں گردن گُھمائے اُس نے خود کو باور کروایا مگر وہ یہ بھول گیا تھا کی کسی بھی قسم کی راہِ فرار اب بے کار ہے کیونکہ وہ ذات اب اُسے مزید خود میں جکڑے بُری طرح اُلجھانے والی تھی۔

"یہ حنان کہاں رہ گیا آیا کیوں نہیں ابھی تک۔؟" جنجھلاتے ہوئے اُس کی نظر گھڑی پر گئی ہی تھی کہ روم کا دروازہ احتیاط سے کھول کر بند ہوا اب اتنی خطرناک ٹھنڈ میں بھی اِن دونوں بھائیوں کا ٹیرس پر کافی سیشن شروع ہونے والا تھا۔

-

اپنے روم کی کھڑکی کھولے وہ کھڑکی کے بالکل ساتھ ہی رکھے صوفے پر پیر اُوپر کیے بیٹھی تھی۔ کھڑکی پر ہاتھ رکھ کر اُس پر چہرہ گرائے اُس کی نظر اُوپر بالکل سامنے نظر آتے اُس چاند پر تھی جس کی روشنی میں اُس کی شہد رنگ آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"اللہ تیرا شکر ہے وہ لڑکی باحفاظت اپنے گھر پہنچ گئی۔" اُسی پوزیشن میں اُس کے ذہن میں آج رونما ہونے والا واقع گردش کر رہا تھا۔

"اللہ آج میں بہت خوش بھی ہو کیونکہ آپ جانتے ہے ایک بہت بڑا ہتھیار ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے۔۔ جس سے ہماری بہت مدد ہو سکتی ہے۔"

ہاتھ پر سے چہرہ اُٹھائے اُس نے سکون بھری سانس ہوا کے سپرد کی ہاتھوں کو پیروں کے گرد باندھے اُس کی نظر ایک سیکنڈ کے لیے بھی اُس مہتاب سے نہیں ہٹی تھی۔

"اللہ وہ مہک آج پھر مجھ سے ٹکرا گئی۔۔ میں آخر کیوں اتنی بے بس ہو جاتی ہو اُس ایک خوشبو کے آگے۔"

وہ خوشبو یاد کرے اُس نے بے بسی سے لب کچلے گھٹنوں پر سر گرایا وہ کتنی ہی کوشش اُس مہک کو ڈھونڈنے کے لیے کر چکی تھی مگر وہ مہک اُس کو مل کر ہی نہیں دے رہی تھی اور آج اچانک سالوں بعد وہ پھر اُس سے آٹکرائی تھی۔

"کرنل دمیر کے آتے ہی وہ خوشبو پھیلی تھی اِس کا مطلب وہ خوشبو کرنل دمیر کے ہی زیرِ استعمال ہے۔" گھٹنوں پر سے سر اُٹھائے اُس نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔

"تھوڑا عجیب لگے گا مگر اب بہت ہو گیا میں کل ہی کرنل دمیر سے فریگرینس کا نام پوچھوں گی۔۔ہوپ سو وہ بتا دے۔"

خود ہی سارا پلان ترتیب دیتے وہ کبھی آسمان تو کبھی اپنے بالکل ساتھ رکھی اُس تصویر پر نظر ڈھال رہی تھی جس کے بغیر اُس کی تنہائی سے بھری راتیں ادھوری تھیں۔ابھی بھی اُس کی بٹھکتی ہوئی نظر اُس تصویر سے ہٹنے پر انکاری ہو گئی۔زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ اُس نے تصویر کو ہاتھ میں لے کر سامنے کیا۔

"تمھیں بڑی ہنسی نہیں آ رہی میری بے بسی پر۔"

www.novelsclubb.com

ٹوٹے لفظوں کے ساتھ زبردستی کی مسکراہٹ کو وہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی برقرار نا رکھ پائی اذیت کی جھلکیاں بہت زور سے اُس مسکراہٹ کو چہرے سے جدا کر گئی۔

--

www.novelsclubb.com

ایک نئی شام شہرِ اسلام آباد میں ایک نئی امنگ لیے اُبھر چکی تھی ویسے تو اسلام آباد میں تپش والا سورج بہت ہی کم نکلتا تھا اور نکلتا بھی تو فقط کچھ وقت میں ہی وہ بادلوں میں خود کو چھُپا ڈھالتا تھا۔

آج بھی قسمتوں سے شہریوں نے سورج نکلتا پایا مگر جلد ہی وہ اپنی چھاپ دیکھائے غائب ہو چکا تھا آسمان پر بادلوں کا رنگ اب وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتا ہی جا رہا تھا، ہوا نے تو مانو دن میں بھی اپنی رفتار کم نا کرنے کی قسم کھائی ہوئی تھیں اور پھر شام کے سائے کو ڈھلتا دیکھ وہ مزید جوش سے لوگوں کے دلوں کو موہ رہی تھیں۔

اِسی پُر سکون ماحول سے اُلجھی سڑکوں سے ہوتے ہوئے اُس نے نارمل رفتار سے چلتی کار راولپنڈی کی حدود سے گزار کر ہیڈ کوارٹر کے باہر رُوکی معمول کے مطابق ڈریسنگ کے ساتھ اُس کا فقط ہیر سٹائل چینج تھا روزمرہ کی پونی ٹیل کے بجائے آج چاکلیٹ براؤن ہلکے نیم بالوں کو کمر پر کھُولا چھوڑا گیا تھا۔

ڈش بورڑ سے اپنا موبائل اُٹھائے اُس نے کار کا لوک کھوُلا ہی تھا کہ اُسے کار کی کھڑکی سے ایک سیاہ مرسڈیز تیز رفتار سے دوڑتی ہوئی خود کی طرف آتی دیکھائی دی کار کی اِس قدر خطرناک سپیڈ سے نوال کے سر پر لاتعداد بل پڑے۔

خود کے تھوڑے فاصلے پر اُس کار کو اُسی سپیڈ سے رُوکتا دیکھ اُس نے غصے سے اپنی کار کا دروازہ کھوُلا، کار کی رفتار اور رنگ دیکھ اُسے اندازہ لگانا مشکل نا تھا کہ کار چلاتا شخص کوئی اور نہیں بلکہ میجر سنان خان ہی ہے۔

www.novelsclubb.com

اپنے ازلی غصے میں وہ ابھی گیٹ پر ہاتھ جمائے کھڑی ہی ہوئی تھی کہ وہ سیاہ گلاسز میں سرد آنکھیں چھپائے فُرتی سے بغیر ارد گرد نظر دوڑائے ہیڈ کوارٹر کی جانب بڑھ گیا۔ مگر یہ نوال کی خام خیالی ہی تھی کہ وہ ارد گرد سے بے نیاز تھا کیونکہ سنان خان فقط ایک نظر میں اپنے اطراف کا جائزہ لینے کا ہنر جانتا تھا۔

”ایک میجر ہوتے ہوئے قانون کو اتنے دھڑلے سے کوئی کیسے توڑ سکتا ہے۔“

دانت پر دانت جمائے اُس نے زور سے کار کا دروازہ بند کیا آس پاس کھڑے گارڈز نے چونک کر اُسے دیکھا مگر وہاں پرواہ کسے تھی سب سے بے نیاز اُس کا وجود اب ہیڈکوارٹر میں غائب ہونے لگا۔

چہرے پر اپنی مخصوص سنجیدگی سجائے وہ اپنے قدم ماربل کے چمچماتے فرش سے گزار کر کرنل دمیر کے روم کی طرف بڑھا رہی تھیں ہلکی سی دستک کے ساتھ دروازہ کھلا اور وہ جو کب سے خود میں اُس خوشبو کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی ساری ہمت دم توڑ گئی، اُس کے دل دماغ میں بستی وہ خوشبو اُسے پھر سے مدہوش کر گئی۔

دستک پر روم میں موجود نفوس میں خاموشی چھائی کرنل دمیر گیٹ کی طرف متوجہ ہوئے جہاں نوال اُن کی اجازت کی منتظر تھی جبکہ سنان خان نے آنے والے کو دیکھنے کی ضرورت زرا بھی محسوس نا کی تھی۔

دمیر صاحب کے اشارے پر وہ قدم قدم چلتی بالکل سامنے رکھی ٹیبل کی جانب بڑھی جس کے ایک طرف کرنل دمیر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے تھے اور ان کے بالکل سامنے دو کرسیاں رکھی تھیں جس میں سے ایک پر سنان خان لاپرواہ بنا براجمان تھا۔دھیان سارا ہاتھ میں موجود بال پوائنٹ پر تھا جسے وہ ٹیبل پر رکھے مسلسل گُھمار رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''بیٹھو نوال۔'' سر ہلاتی وہ سنان کے ساتھ رکھی کرسی ہر بیٹھ گئی۔

''نوال مجھے آپ کو یہ انفارم کرنا تھا کہ اِس کیس کو آپ کے ساتھ میجر سنان ہینڈل کرے گے..!!'' اُن کے لفظوں نے نوال کے سنجیدہ چہرے کو مزید سنجیدہ کیا۔

''مگر سر۔'' اُس کی ہلکی آواز کرنل تک پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی۔

''کیس کی نوعیت سے تو آپ دونوں بخوبی واقفیت رکھتے ہے..!! اِس لیے میں چاہتا ہو کہ آپ لوگ جلد از جلد اِس کیس پر کام کرنا شروع کر دے۔ یہ کیس جیتنا ہمارے لیے بے حد ضروری ہے آفیسر زاِس کیس سے بہت سے لوگوں کی زندگی

www.novelsclubb.com

جُڑی ہے میں نہیں چاہتا اِس میں کوئی بھی لاپرواہی ہو اِسی لیے میں نے اِس کیس پر آپ دونوں کا انتخاب کیا ہیں۔"

دونوں کے پوری توجہ کرنل دمیر پر تھی خاموش زدہ روم میں بس کرنل کی آواز گونج رہی تھی، وہ خوشبو جو نوال کا دھیان بار بار کھینچ رہی تھی اب اُس پر بھی کیس غالب آچکا تھا یہ کیس تو اُسے اپنی جان سے بھی بڑھ کر تھا۔

"کیس کی ایک انتہائی اہم کڑی جو کل قسمتوں سے ہمارے ہاتھ لگی ہے سمجھو وہی ہمیں ہماری منزل تک پہنچائے گی، مگر...!!" سر مسلتے ہوئے اُنھوں نے دانستہ بات ادھوری چھوڑی دونوں نے بے ساختہ اُلجھتے ہوئے کرنل کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

''مگر میں ہر طرح سے کوشش کر چکا ہو وہ لوگ اپنا منہ کھولنے پر راضی ہی نہیں ہیں۔'' سر جھٹکتے ہوئے انھوں نے نفی میں سر ہلایا۔

''سر منہ کھولنا پڑے گا اُنھیں وہ بھی بہت جلد آپ فکر نا کرے کچھ ہی دن میں وہ خود سب بتائے گے۔'' اعتماد بھرے لہجہ پر نوال نے ٹھٹک کر اُس کی طرف دیکھا۔

اُسے تو یہ کیس خود اکیلے لڑنا تھا آخر کیوں کرنل دمیر نے اِس انسان کو اُس کے ساتھ شامل کر دیا؟ کڑھ کر سوچتے ہوئے وہ مُٹھیاں بھینچ چُکی تھی دو ملاقاتوں میں اُسے اندازہ تو ہو ہی گیا تھا کہ ساتھ بیٹھا انسان حد درجہ خود سر ہے۔

"اوکے آپ لوگ ڈسکشن کرے میں ایک کال اٹینڈ کرلو زرا۔" موبائل اُٹھائے وہ کرسی دھکیلتے ہوئے روم سے باہر نکل گئے۔

کرنل دمیر کے نکلنے پر دروازے کھل کر بند ہوا بس یہیں ایک آواز تھی جو کرنل کی آواز کے بعد کمرے میں گونجی تھی اِس کے بعد خاموشی طویل ہوتی ہی گئی۔

سنان اپنے موبائل میں غرق ناجانے کیا تلاس کرنے میں مگن تھا جبکہ وہ خود کے ساتھ کسی اور کو بھی کیس میں شامل کرنے پر ابھی تک تلملائی ہوئی تھی۔

"جب میں اکیلے یہ کیس ہینڈل کر سکتی تھی تو کیوں سر نے کسی اور کو بھی شامل کیا۔" کب اُس کی سوچ اُس کی زبان پر آئی اُسے علم ہی نا ہو سکا۔

”کچھ تو کمی دیکھی ہو گی جبھی اتنا بڑا فیصلہ کرنا پڑا۔“لاتعلقی سے زوردار طنز آیا تھا اُس کی طرف سے نوال کا غصہ پھر سر چڑھنے لگا۔

”آپ میری قابلیت پر شک کر رہے ہیں..؟“ براہِ راست اُس کی طرف رخ کیے وہ سختی سے گویا ہوئی۔

”جو چیز کبھی دیکھی ہی نا ہو اُس پر شک کیا کرنا..!!“ تحمل سے اُس کی آنکھوں میں دیکھ وہ مکمل طور پر اُس سے تپا گیا۔

''ایکس کیوز میی..!! مطلب کیا ہے آپ کا۔''بغیر نظروں کا زاویہ بدلے وہ پھر بپھری اور اِس بار سنان فوراً ہاتھ اُوپر اُٹھائے اُسے روک گیا۔

''آئی ایم ناٹ انٹریسٹیڈ اِن لیسنگ یو..!!''

" I'm not interested in listing you..!!"

ناجانے کس احساس کے تحت وہ روانی سے ماضی میں کہا وہ جملا دوہرا گیا جو اِسی طرح کچھ سال پہلے اِسی شہد رنگ آنکھوں والی لڑکی کو طیش دلا گیا تھا۔

بغور نوال کے تاثرات جانچے اُس کے ہونٹوں نے بہت ہلکی سی مسکراہٹ کو چھوا مگر نوال کی نظروں میں آنے سے پہلے ہی وہ مسکراہٹ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔ناجانے کیوں وہ اُسے ماضی یاد دلانا چاہ رہا تھا اِس بات کا علم تو اُسے خود بھی نا تھا۔

وہ جو ہاتھ اُٹھائے کچھ سخت سُنانے کے موڈ میں تھی وہ فقط ایک جملا اُسے ماضی میں پھیر گیا،وہ کیسے بھول سکتی تھی اپنی اتنی بڑی بے عزتی اُسے اچھے سے یاد تھا یہ جملہ اور جملا ادا کرنے والے کا لب ولہجہ...!! مگر اُس ایک جملہ سے اُسے فقط وہ ملاقات نہیں یاد آئی تھی بلکہ وہ جملا اُسے اُس کا خطرناک ماضی یاد دلا گیا تھا۔

اُوپر اُٹھے ہاتھ کی مُٹھیاں بھینچے اُس نے فوری طور پر اپنا رخ سنان کی طرف سے موڑا۔ایک لمحہ میں سنان خان نے اُس لڑکی کے چہرے سے غصے بھرے تاثرات کو

بہت تیزی سے دکھ، اذیت، ویرانیت، اور ادھورے پن کے تاثرات میں بدلتے دیکھا۔

ابھی وہ پھر سے اُس لڑکی کی ذات میں اُلجھ ہی رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے کھڑی ہو گئی بغیر کوئی وقت ضائع کیے اُس نے اپنے قدم دروازے کی سمت موڑے۔

کچھ سال پہلے اِسی طرح وہ خود اُسے شیٹ آپ کال دے کر گیا تھا اور آج وہ بغیر کچھ بولے اُسے بہت بُری طرح خود میں اُلجھا گئی تھی وہ تو نا جانے کیوں یہ چاہتا تھا کہ وہ لڑکی اپنی پُرانی ٹون میں اُس سے بحث کرے مگر سامنے شہد رنگ آنکھوں میں فقط خاموشی اُسے بُری طرح چبھی تھی۔

کار کا دروازہ کھولے اُس نے سیٹ پر بیٹھتے ہی تیزی سے سر سٹیرنگ پر گرایا دونوں ہاتھ بھی مضبوطی سے سٹیرنگ پر دھرے تھے جن کی سرخ و سفید رنگت میں اُبھرتی نیلی نسیں پوری طرح واضح تھیں۔

www.novelsclubb.com

آسمان کا رنگ اب دھیرے دھیرے اندھیرے میں ڈوبنا شروع ہو چکا تھا ہلکے آن گنت رنگ چھوڑے اب بادلوں نے ڈارک نیلی چاندی اُوڑھنا شروع کر دی تھی جو اب دھیرے دھیرے خود میں تاروں کو بھرنا شروع کرنے والی تھیں۔

کچھ ہی وقت بعد اُس نے سٹیرنگ سے سر اُٹھایا شہد رنگ آنکھوں میں چند سال پہلے والی اذیت پھر بڑی جوش سے ٹھاٹے مارنے لگی تھیں نا جانے کیوں آج وہ فقط ایک جملا اُسے اتنی شدت سے اُس کا ماضی یاد دلا گیا؟ڈوبتے دل کے ساتھ آنکھیں سختی سے جھپکے اُس نے کار سٹارٹ کی..اب اُسے فوری طور پر اپنے روم میں پہنچنا تھا اُن یادوں سے بھری اپنی تنہائی کے پاس..!!

کرنل دمیر سے پرفیوم کا نام معلوم کرنا اب بیکار تھا کیونکہ وہ بہت اچھے سے جان چُکی تھی کہ وہ مہک جس انسان کے زیرِ استعمال ہے اُس سے وہ مر کر بھی نام معلوم نہیں کر سکتی۔

"سنان خان..؟؟"قریب سے آتی آواز پر اُس کی محویت ٹوٹی گردن گُھمائے اُس نے کرنل دمیر کو دیکھا جو آنکھیں چھوٹی کیے اُسے دیکھ رہے تھے۔

"کن سوچو میں ہو برخوردار میں پچھلے دس منٹ سے یہاں کھڑا ہو مگر تم پتا نہیں کہاں گُم ہو۔"سیٹ پر بیٹھے اُنھوں نے نرمی سے استفسار کیا۔

"آپ کے سامنے ہی ہو سر۔۔آپ بتائے کچھ کام تھا۔"خود کو نارمل کیے وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"نہیں کوئی کام نہیں ہے۔۔یہ بتاؤ کیس کا سب کلئیر ہے؟"

"جی اِس کیس کا تو سب کلئیر ہے..!!آپ اُس کام کا بتائے جس میں پوری فوج کو ہمیشہ کی طرح اپنی ایمانداری کا سودا کرنا ہے کیسا چل رہا ہے وہ سب..؟؟"سیاہ آنکھیں کرنل پر جمائے اُس نے بڑی معصومیت سے سوال داغا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''سنان تم مجھے بھی شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہو حالانکہ تمھیں سب معلوم ہے اُس طرف میں بالکل انٹرفیئر نہیں کرتا۔'' آنکھیں گُھمائے اُنھوں نے افسوس سے اُسے گھورا۔

''ظلم کے خلاف آواز نا اُٹھانے والا بھی ظالم ہے سر..!! میرے حساب سے ظلم کرنے والے سے بھی بڑا ظالم..!!'' مضبوط لہجے میں کہتے اُس کی پلکیں ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں جھپکی۔

''تو میں کیا کروں سنان تم خود بتاؤ۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میں شوق سے یہ سب ہوتا دیکھ رہا ہو۔۔؟؟ نہیں سنان بالکل نہیں۔'' دکھ سے کہتے اُنھوں نے کرسی کا رخ سنان کی طرف سے موڑا سر پیچھے کرسی کے بیک پر گراتا تھا۔

www.novelsclubb.com

''تم خود سوچو جب پانچ سال پہلے طاقت رکھتے ہوئے بھی اُن کی کوششیں دم توڑ گئی تو پھر میں تو اُن کے مقابلے میں قدرے کم عہدے پر ہو..!! میں کیا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا سنان۔'' کرسی سمیت وہ پھر سنان کی جانب کھسکے آنکھوں میں دکھ نمایاں تھا۔

اُن کی بات پر سنان کی پلکیں بہت زور سے ہلی، کرسی کے ہتھے پر رکھا ہاتھ ہلکا سا کانپا۔ کپکپاہٹ چھپانے کے لیے اُس نے آنکھوں کو سختی سے بند کیا۔

شاید کرنل کے جملے میں کچھ ایسا تھا جو سنان خان کے زخموں کو کرید گیا۔ کچھ ایسا تو ضرور تھا جو سنان خان جیسے مضبوط انسان کو بھی کپکپا گیا۔ اگلے ہی لمحے اُس نے

آنکھیں کھولی سیاہ آنکھوں میں سختی کے ساتھ طیش بھری لکھیرے بھی ٹھاٹے مارنے لگی تھیں۔

"میں قسم کھاتا ہو کرنل صاحب اِس میجر کے عہدے پر ہی رہتے ہوئے میں اُس ظلم اور ظالم دونوں کا گلا اپنے ہاتھ سے دباؤ گا..!!"

"تمھارے ہر قدم پر مجھے تم اپنے ساتھ پاؤ گے سنان۔" اُس کی خون آشنا آنکھوں میں دیکھ وہ پورے اعتماد سے بولے۔

سنان کے لفظوں سے زیادہ اُنھیں اُس کے لہجہ پر یقین تھا۔ہاں وہ کبھی سنان کا ساتھ نہیں چھوڑے گے چاہے اِس میں اُنھیں اپنی جان ہی کیوں نا دینی پڑے۔

------

www.novelsclubb.com

کھُولے آسمان کے نیچے وہ دونوں باہر لان میں آمنے سامنے کھڑے بیڈمینٹن کھیلنے میں مگن تھے،لان میں لگی لائیٹس ہر طرف پھیلے وہاں کی خوبصورتی کو پوری طرح واضح کررہی تھیں۔

ایک طرف بڑا سا خوبصورت سومنگ پول اپنی جانب توجہ مبذول کر رہا تھا تو دوسری طرف بڑا سا جھولا اپنی جانب کھینچ رہا تھا مگر فل وقت ہم اِس خوبصورتی ڈے نظریں چُرائے خان برادرز کی جانب بڑھتے ہیں۔

"بھائی یاررر کبھی تو آؤٹ ہو جایا کرے آپ۔" ہانپتے ہوئے وہ خفگی سے نیچے زمین پر بیٹھا۔

"حنان یار کبھی تو جیت جایا کرو تم۔" مسکراہٹ دبائے اُس نے حنان کے اگے ہاتھ پھیلایا جو فوراً ہاتھ تھامے جھٹکے سے کھڑا ہوا۔

"مانا آپ نے ہارنا نہیں سیکھا مگر کبھی معصوم بچے کا بھی دل رکھ لیتے ہے یار۔"

خفگی بھری نظریں سنان پر ہی ٹکائے اُس نے تھوڑی دور کھڑے ہو کر راکٹ ِ ہوامیں سنان کی (shattle kack کی مدد سے شٹل کاک ((Racket(طرف اُچھالی جسے سنان بڑی مہارت سے اپنی راکٹ ِ سے کور کر گیااور پھر دوبارہ زور سے شٹل کاک حنان کی طرف اُچھالی جو وہ فُل فوکس کے باوجود بھی مِس کر گیا۔

"اگر دل رکھنے کے لیے جیتانا شروع کر دیا تو سیکھو گے کیسے ؟اور پھر اصل کامیاب تو وہی ہوتا ہے جو مسلسل ہار کے باوجود بھی ہمت نا ہارے اور اپنے دم پر کامیابی حاصل کر کے دیکھائے..!!"

پھر راونڈ شروع کیے اِس بار وہ حنان کو بالکل لائیٹ شٹل کاک پاس کر رہا تھا جسے حنان پورے اعتماد اور فوکس کے ساتھ سنبھال رہا تھا تیز ہوا سے سنان کے بال سنبھالے نا سنبھل رہے تھے پوری طرح ماتھے پر بکھرے وہ اُسے زچ کر رہے تھے۔

"آہاں موٹیویشنل سپیکرز بردست..!! میں بھی خود سے وعدہ کرتا ہو آپ جتنا ماہر ہو کر رہو گا۔"

"میرے جتنا کیوں مجھ سے بھی زیادہ ماہر ہو گے تم بس خود پر بھرپور اعتماد رکھنا۔" کافی حد تک فوکس کیے حنان خان پوری جدوجہد سے اب کھیل میں کامیاب ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آہ نہیں بالکل بھی نہیں گرِنا پلززز۔" سنان کی موو کے ساتھ شٹل کاک کی رفتار وقت کے ساتھ تیز ہوتی دیکھ وہ بوکھلایا۔

"اوہ بس سنبھل گیا۔۔ نہیں نہیں۔" آگے پیچھے دائیں بائیں کھودنے کے ساتھ وہ قدرے تیز آواز چلا بھی رہا تھا۔

"نووونوووبھائی نوو۔"

بالآخر سنان نے فُل سپیڈ کے ساتھ پاسنگ کرنا شروع کی اور وہی حنان صاحب کی چیخیں پورے لان سے ہوتے ہوئے گھر کے اندر تک گونجی۔ بغیر پلکے جھپکائے اُس کی نظریں فقط شٹل کاک پر تھی جس کی رفتار قدرے تیز ہو چکی تھی۔

"آہ بھائی آئی ڈیڈ اِٹ یاہووووو۔!!"

بالکل نارمل انداز میں خود کو سب سنبھالتا دیکھ وہ سب سامان زمین پر پھینکے سنان کی طرف بھاگا۔

"بھائی یار ریوں آر دی گریٹٹٹٹ۔" زور سے گلے لگتے ہوئے وہ پھر تیز آواز چیخا سنان پہلے تو مسکرایا پھر گھورتے ہوئے اُسے پیچھے کیا۔

www.novelsclubb.com

''حنان کے بچے ہوا میری کم دشمن تھی جو اب تم بھی بن گئے اتنی مشکل سے بال سیٹ کیے تھے پھر سارے خراب کر دیے۔'' منہ بناتے ہوئے اُس نے ماتھے پر بکھرے بال ہاتھ کی مدد سے ٹھیک کیے حنان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

''کیا ہو رہا ہے یہاں .؟'' پیچھے سے آتی آواز پر حنان کی ہنسی کو بریک لگی۔

''حنان تمھاری آوازیں گھر تو کیا پوری گلی میں گونج رہی ہو گی دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔'' آگے بڑھ کر حنان کا کان مڑوڑے وہ برہم ہوئیں۔

''ارے ماما اتنی حسینائیں میری حسین آواز کے لیے تڑپتی ہے اچھا ہے گونجنے دے آواز کم از کم گلی کی لڑکیوں کی تو مراد پوری ہو۔''سنان کو آنکھ مارے وہ فُرتی سے کان چھڑا کر بھاگا۔

مسز خان نے حیرت سے اُسے دیکھا جبکہ سنان لاکھ کوشش کے بعد بھی قہقہ روک نا پایا۔

''کیا ہوگا اِس لڑکے کا۔''وہ خود بھی سر جھٹک کر ہنس پڑی۔

''کچھ نہیں ہو سکتا اِس لڑکے کا ماں..!!خوش فہمیاں عروج پر ہے اِن صاحب کی۔''مسز خان کو اپنے حصار میں لیے اُس نے نفی میں سر ہلایا۔

"یا اللہ۔ میرے دونوں بچوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔" سنان کے بازو پر نظر پڑتے ہی وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ٹھری۔

"تمھیں میں نے کتنی بار کہا ہے اتنی ٹھنڈ میں ہالف سلوز نا پہنا کرو مگر نا بابا میجر سنان خان کہاں کسی کی مانتے ہیں۔" خفگی سے گھورے اب وہ سنان پر برہم ہوئیں۔

"نا کرے ماں آپ کی کوئی بات رد کرنا میرے بس میں کہاں۔" مسکراہٹ دبائے اُس نے کندھے اچکائے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”اچھا تو پھر میرے منع کرنے کے بعد بھی ہالف سلوز کیوں پہنی۔۔اتنی ٹھنڈ ہے سنان بیمار پڑ جاؤ گے۔“فکر مندی سے وہ بولی تو سنان نے اُن کے دونوں ہاتھ تھامے۔

”ماں ایک آرمی آفیسر کی ٹرینگ اتنی سخت ہوتی ہے کہ وہ سخت سے سخت ٹھنڈ بھی برداشت کر سکتا ہے..!!یہ تو پھر اسلام آباد کی معمولی سی ٹھنڈ ہے۔“

اسلام آباد کی جان لیوا ٹھنڈ کو وہ معمولی کہہ رہا تھا مسز خان جھرجھری لے کر رہ گئی۔

”اچھا یہ سب چھوڑے آپ بتائے دوائیاں وقت پر لے رہی ہے نا آپ؟“ دونوں ہاتھ تھامے ہی اُس نے سوال داغا۔

”جس ڈھیٹ کو تم نے میرے پیچھے لگایا ہے ناوہ ٹائم ٹو ٹائم بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو جاتا ہے اور جب تک دوائیاں میرے حلق میں نا اُتار دے اُسے چین نہیں پڑتا۔“ منہ بنائے وہ خاصی تپی ہوئی لگ رہی تھیں۔

”ہمم مطلب حنان اپنی ذمہ داری اچھے سے سنبھال رہا ہے۔“ شرارت سے مسز خان کو دیکھے اُس نے مسکراہٹ دبائی۔

”جی وہ جن بڑا ہوشیار ہے۔“

"ہاہاہاہاہاں یار کافی کیوٹ لگ رہی ہے ایسے منہ بناتے ہوئے۔"

انہیں پھر اپنے حصار میں لیے اُس نے ان کا ماتھا چوما یہ منظر دور سے آتے حنان کی نظروں سے مخفی نارہ سکا تھا بُرے بُرے منہ بنائے وہ کافی کی ٹرے تھامے وہیں رکھی ٹیبل کی طرف بڑھا جس کے اطراف میں چند کرسیاں رکھی تھیں۔

"ہاں ساری محبتیں بھائی کے لیے ہی تو ہے مجھے تو کچرے کے ڈبے سے اُٹھایا ہے نا آپ نے۔۔ٹھیک ہے بھئی ٹھیک ہے کوئی قدر ہی نہیں ہے میری۔" نا بہنے والے آنسو صاف کیے وہ قدرے تیز بڑبڑایا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

پیچھے مسکراہٹ دبائے اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کندھے اُچکائے ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔آج اُن کا کافی سیشن ٹیرس کے بجائے لان میں ہو رہا تھا جو کہ حنان کی وجہ سے ہمیشہ کی طرح کافی خوش گوار ہونے والا تھا۔

(ماضی)»»»»»»»»»»»»»»»»»»

www.novelsclubb.com

ہلکے نیلے اور سفید رنگ کے امتزاج کی لانگ فُراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامے اور ہم رنگ دوپٹہ کندھے پر پھیلائے وہ دوڑتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی بھاگنے سے اُس کے کمر پر پھیلے ہلکے براؤن بال اُس کے اطراف میں پھیل رہے تھے مگر وہ ہر چیز سے بے نیاز بے چینی سے بھاگ رہی تھی۔

اندرونی دروازہ عبور کیے اُس نے گھر میں نظر دوڑائی تو اُسے مسز بیگ نوال کی ماما چھوٹے سے لاؤنج میں رکھے صوفے پر براجمان نظر آئی وہ شاید کسی کتاب کی ورق گردانی میں غرق تھیں ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ وہ دوڑتی ہوئی اُن تک پہنچی۔

"اسلام و علیکم آنٹی کیسی ہے آپ؟" سامنے چہکتی ہوئی رمل کو دیکھ مسز بیگ فوراً کتاب رکھے کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم اسلام گڑیا آپ کب آئی۔" خوشی سے اُنھوں نے اُسے گلے لگایا رمل کی کاجل سے لبریز آنکھوں میں مسکراہٹ کے ساتھ بے چینی بھی تھی۔

"جی آنٹی بس ابھی آئی ہو آپ یہ بتائے وہ میڈم کہاں ہے" اُس نے بے چینی سے پوچھا۔

"کہاں ہونا ہے اُس نے اپنے کمرے میں اپنا پسندیدہ کام سر انجام دے رہی ہے" اُن کے کہنے پر رمل نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

"تم جاؤمیں آتی ہو نماز پڑھ کر وہی۔"اُنھوں نے اطمینان سے کہہ کر اُس کا گال تھپتھپایا۔رمل کی بے چینی اب بھی جوں کی توں تھی۔

مسز بیگ کے جاتے ہی وہ تھوڑے چھوٹے مگر خوبصورت سے لاونچ سے گزرتے ہوئے تھوڑی چھوٹی خوبصورت سی دیوار کے سائٹ سے نکل کر نوال کے روم کی طرف دوڑی۔

"یہاں میرا بلڈ پریشر ہائی ہو رہا ہے اور ان میڈم کو کوئی فکر ہی نہیں ہے آج گئی یہ میرے ہاتھوں۔"

دھڑام سے دروازہ کھولے اُس نے فوراً سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا اندھیرے میں ڈوبا کمرہ یکدم روشنیوں میں نہا گیا روشنی نے اُس کے روم کی دیواروں کو واضح کیا جس کی تین دیواروں کا رنگ لائٹ پرپل اور ایک کا تھوڑا ڈارک پرپل تھا۔ کھڑکیوں پر لگے سفید پردے پوری طرح گرے ہوئے تھے۔

سامنے بیڈ پر وہ اوندھے منہ سر تک کمفرٹر تانے بے خبر سوئی ہوئی تھی اُس کے پاس پہنچتے ہی رمل نے تیزی سے کمفرٹر کھینچا جسے وہ پھر فوری طور پر مندی آنکھوں کے ساتھ خود پر لے آئی رمل کی موجودگی سے ابھی وہ لاعلم تھی۔

”نوال کی بچی یہاں میری نیندیں اُڑی ہوئی ہے اور تم ہو کے سکون سے سوئی پڑی ہوا ٹھو جلدی۔“ پھر کمفرٹر کھینچے اِس بار وہ اُس کے کان کے قریب چیخی۔

چیخ کا فوری اثر ہوا تھا نوال ہڑبڑا کر بیٹھی مندی مندی آنکھیں کھولے اُس نے سائٹ پر گردن گھُمائی اور سامنے رمل کو دیکھ اُس کی شہد رنگ آنکھیں پوری طرح پھیل گئی۔ وہ یک ٹک آنکھیں پوری کھولے رمل کو دیکھ رہی تھی بال پورے کمر پر پھیلے ہوئے تھے جبکہ رمل کمر پر ہاتھ جمائے غصے سے اُسے گھور رہی تھی۔

دفعتاً وہ کمفرٹر دور اُچھالے بیڈ سے کھڑی ہوئی یوں اچانک اُس کے اُچھلنے پر رمل ایک قدم پیچھے ہوئی تھی سر تا پیر رمل کو نظروں کے حصار میں لیے اُس نے ہاتھ گال تلے رکھ کر شہد رنگ آنکھیں پٹپٹائی۔

”ہے یہ حقیقت یا خواب میرا رب سے جو مانگا۔“

"جسٹ شیٹ اپ نوال۔۔!! اپنا یہ ٹھرک پن اپنے پاس رکھو بد تمیز لڑکی۔" اُسے بیچ میں ہی ٹوکے رمل نے اُسے بیڈ پر دھکا دیا جبکہ ہونٹوں پر بڑی پیاری مسکراہٹ رقص کر رہی تھی نوال کا بے ساختہ قہقہ پورے روم میں گونجا۔

"ہائے میری جان ہمارا ٹھرک پن آپ نے دیکھا ہی کہاں ہی ابھی۔" پھر بیڈ سے کھڑے ہوئے وہ کسی ٹھرکی لڑکے کی طرح کمر پر ہاتھ باندھے ایک آنکھ ونک کر گئی بلیک کرتا اور سٹریٹ پاجامہ میں وہ واقعی لڑکا ہی لگ رہی تھی۔

"نوال لڑکی میرا ٹینشن سے بُرا حال ہے اور تمہیں مذاق سوج رہا ہے یار ر۔" اُس کی حرکتوں پر بامشکل ہنسی دبائے وہ دھپ سے بیڈ پر بیٹھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہائے جانم آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہے مجھے بتائے کیا مسئلہ ہے۔" گھٹنوں کے بل رمل کے پیر کے قریب بیٹھے اُس کی آنکھوں میں اب بھی شرارت رقص کر رہی تھی۔

"افففف نوال اوپر بیٹھو مجھے لگ رہا ہے میرا کوئی پکا والا عاشق مجھ سے مخاطب ہے۔" اُسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے برابر بیٹھائے وہ عاجز آچکی تھی۔

"ہائے تیری یہ ادا۔" ہاتھ لہرائے وہ پھر گنگنائی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"انففف اِس انففف ٹھرکی انسان" سختی سے اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ جمائے وہ بھڑکی۔

"تمھیں پتا بھی ہے ریزلٹ آناونس ہوچکا ہے ہمارا۔"

"کیا... یہ کب ہوا اور تم مجھے اب بتا رہی ہو رمل کی بچی۔" رمل کے ہاتھ پیچھے ہٹائے وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی، شہد رنگ آنکھیں پوری کھولے اُس کے چہرے پر اب پریشانی جھلکنے لگی تھی۔

"تمھارے اندر کا ٹھرک پن ختم ہو تب بتاؤنا میں تمھیں۔" ساری ٹینشن اُسے سونپے وہ کندھے اچکا گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم نے نکالا کیا ریزلٹ۔" سائڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اُٹھاتے اُس کا دل دھڑک رہا تھا۔ بیڈ پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ بیڈ کے بیچوں بیچ لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھی۔

"نہیں نا میرے تو ہاتھ کانپ رہے ہیں بھئی تم ہی نکالو۔" کھسوں کو پیروں سے آزاد کر کے رمل بھی اُس کی طرف جُھکی۔

"تو پھر جلدی بتاؤ پہلے کس کا نکالے؟" لیپ ٹاپ پر ہی نظر جمائے نوال بولی۔

''ایک کام کرتے ہے دونوں ایک ساتھ ایک دوسرے کا رزلٹ نکالتے ہے۔'' بولتے ساتھ رمل نے اپنا موبائل اون کیا نوال نے بھی سر ہلاتے نظریں سکرین پر جمائیں۔

دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کا رول نمبر ڈھالا اور آنکھیں بند کر لی آیت الکرسی کا ورد کرتے دونوں کے دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہے تھے سامنے سکرین پر لوڈنگ جاری تھی بس کچھ ہی سیکنڈ میں ان کی محنت سامنے آنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

زیرِلب ہزاروں دعائیں مانگے نوال نے ہلکی سے آنکھ کھولی اور سامنے ریزلٹ جگمگاتا دیکھ اُس کی چیخ گونجی نوال کی چیخ پر رمل نے بھی آنکھ واکی اور سامنے سکرین پر دیکھ اُس کی بھی چیخ پورے روم میں گونجی۔

گریڈ بنا ہے یار۔" (A"رمل تمھارا آے)

گریڈ بنا ہے۔" (A"نوال تمھارا آے)

دونوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلے جملے دونوں کی خوشی کو مزید بڑھا گئے لیپ ٹاپ موبائل سائٹ پر پٹکے وہ دونوں اچھلتی ہوئی بیڈ پر کھڑی ہوئی خوشی سے چیختی اُچھلتی وہ دونوں بچوں کی طرح بیڈ پر کھود رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”اللہ اللہ نوال مجھے یقین نہیں آرہا ہمارا اتنا اچھا ریزلٹ آگیا ہے افف افف۔“رمل کی خنکتی آواز میں بے حد خوشی تھی ہوتی بھی کیوں نا اتنی محنت جو آج سامنے آئی تھی۔

چیخوں کی آواز پر مسز خان دوڑتی ہوئی روم میں آئی اور سامنے دونوں کو پاگلوں کی طرح ہنستا اُچھلتا دیکھ وہ سر تھام کر رہ گئی۔

”لڑکیوں دماغ ٹھیک ہے کیوں اتنا چیخ رہی ہو۔؟“

www.novelsclubb.com

مسز بیگ کی آواز پر وہ ایک سیکنڈ کے لیے رو کی پھر نظروں کا تبادلہ کیے وہ دونوں بیڈ سے جمپ مار کر اُترتی ہوئی ان کے ہاتھ تھامے گول گول گھومنے لگی دونوں کی کھلکھلاہٹ پورے روم میں گونج رہی تھی۔

"ہمارا رزلٹ آگیا ہے وہ بھی آے گریڈ یاہووووو۔"

گھومتے گھومتے وہ دونوں بیڈ پر دھڑام گری مسز بیگ نے گھومتا سر تھام کر ڈریسنگ کا سہارا لیا ورنہ عین ممکن تھا وہ زمین بوس ہوتی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ مگر لڑکیوں مجھے کیوں گھُما ڈھالا ابھی تک سر گھُوم رہا ہے میرا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوری سوری آنٹی خوشی میں اندازہ ہی نہیں رہا۔"

رمل نے ان کا ہاتھ تھام کر انھیں بیڈ پر بیٹھایا نوال فوراً پانی کا گلاس ان تک لائی جسے مسز بیگ فوراً تھام گئیں۔

"چلو اب جلدی سے شکرانے کے نفل پڑو میں کچھ بنواتی ہو تم دونوں کے لیے۔" دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرے وہ کھڑی ہوئیں۔

"ماما چائے لازمی بنوا دیجیے گا پلززز۔" ڈرتے ڈرتے رمل کی طرف دیکھے وہ بولی اُسی لمحے رمل نے تیز نظروں سے اُسے گھورا۔

"آنٹی بالکل بھی چائے نہیں بنوائیے گا میرے سامنے تو یہ قطعی وہ کڑوی چائے نہیں پیے گی۔"

اپنی چائے کی توہین پر اُس نے تڑپ کر رمل کو دیکھا جواب بھی اُسے گھور رہی تھی۔

"تم تو ہو ہی میری چائے کی دشمن اللہ پوچھے گا تمھیں بدتمیز۔"

پیر پٹک کر وہ واشروم کی طرف بڑھی اور دھڑام سے دروازہ بند کیا۔ پیچھے رمل اور مسز زبیگ کا قہقہ اُسے بخوبی سنائی دیا جو اُسے مزید سلگا گیا جانتی تھی اب رمل کی موجودگی میں آج اُسے چائے قطعی نصیب نا ہو گی۔

بہت سی یونیورسٹیز معلوم کرنے کے بعد وہ دونوں بالآخر اسلام آباد کی ایک مشہور یونیورسٹی کا انتخاب کر چکی تھی۔اڈمیشن کی ان گنت بھاگ دوڑ کے بعد اُن کا آج یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔

بہت سی حسین یادوں کے ساتھ اُن کا نیا سفر شروع ہونے والا تھا دلوں میں بے تحاشہ پر جوشی لیے وہ دونوں یونیورسٹی گیٹ پر کھڑی تھی کندھے پر بیگ لٹکائے اُن کا دل نئے سفر کی شروعات میں ڈر بھی رہا تھا مگر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ ایک دوسرے کا حوصلہ بنی تھیں۔

ہاتھ میں ہاتھ تھامے اُنھوں نے مسکراتے ہوئے قدم یونیورسٹی کے اندر بڑھائے ایک نئے سفر کی شروعات میں مگر کون جانے یہ نیا سفر اُن دونوں کے لیے کیسا ثابت ہونا تھا؟

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com